WED.20.Nov.2024
VOLUME:19 NO: 296
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

روزنامہ · ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروزبدھ 20/نومبر 2024
جلد:19 شمارہ: 296
17/جمادی الاول 1446ھ
قیمت3=00 روپئے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

کنگن جویلرس
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ثقافتوں کی راجدھانی دوحہ میں محفل مذاکرہ ومشاعرہ

کاروان اردو قطر کے زیر اہتمام عالمی یوم اردو اور قومی یوم تعلیم

ڈاکٹر نشاط صدیقی
(میڈیا سکریٹری کاروان اردو قطر)

دوحہ 15 نومبر/ کاروان اردو قطر کے زیر اہتمام عالمی یوم اردو اور قومی یوم تعلیم کی مناسبت سے عظیم مفکر اور شاعر مشرق علامہ اقبال اور عظیم مجاہد آزادی اور صاحب طرز ادیب مولانا ابوالکلام آزاد کی یاد میں بروز جمعرات 8 بجے الاندلس کلب ہال، الہلال میں محفل مذاکرہ و مشاعرہ منعقد ہوئی۔ محفل کا مبارک آغاز جناب محمد فاروق ندوی آسامی کی پرکشش تلاوت قرآن مجید سے ہوا، انہوں نے عمدہ تجوید کے ساتھ کتاب ہدایت کی چند آیتیں تلاوت کیں اور سلیس اردو زبان میں ان کا ترجمہ بھی پیش فرمایا۔ تقریب کی صدارت کاروان کے چیرمین اور قطر کے معروف بزنس مین جناب عظیم عباس نے فرمائی، مہمان خصوصی کی حیثیت سے قطر کی معروف سماجی شخصیت اور المایا انٹرنیشنل گروپ کے جنرل مینیجر جناب واشو مولچندانی نے شرکت فرمائی، جبکہ مہمان اعزازی کی نشست کو قطر یونیورسٹی میں یونیسکو چیر برائے آبی ٹکنالوجی کے پروفیسر ڈاکٹر سید جاوید زیدی نے رونق بخشی۔ کاروان کے بانی صدر اور معروف ادیب و شاعر جناب عتیق انظر بھی مہمانوں کے ساتھ اسٹیج پر جلوہ افروز تھے۔ کاروان کے نائب صدر جناب شاہد خان نے اس محفل کی کامیاب نظامت فرمائی۔ ناظم نے تمہیدی گفتگو کے بعد صدر محفل اور مہمانوں کا تعارف کرایا اور خطبہ استقبالیہ پیش کرنے کے لئے کاروان کے جنرل سکریٹری اور قطر کے معروف شاعر جناب راشد عالم راشد کو مدعو کیا۔ جناب راشد عالم راشد نے اپنے استقبالیہ کلمات میں کاروان کی تاسیس کے محرکات پر مختصر روشنی ڈالی، انہوں نے فرمایا کہ اس کاروان کی بنیاد ہماری اجتماعی محنت، ادب سے محبت اور اردو زبان سے لگاؤ پر رکھی گئی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ کاروان کی تاسیس کا ایک مقصد اردو زبان کے تہذیبی حسن اور تہذیبی پیغام کو عام کرنا بھی ہے، آخر میں انہوں نے معزز مہمانان، شعرائے کرام اور سامعین کی آمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں آپ حضرات کی موجودگی اس بات کی دلیل ہے کہ کاروان نہ صرف زندہ ہے بلکہ اپنے پیغام کی اشاعت میں سرگرم عمل بھی ہے، ہمیں اس روح کو زندہ رکھنا ہے اور کاروان کے مشن کو مل جل کر آگے بڑھانا ہے۔ محفل مذاکرہ اور مشاعرہ دو حصوں پر مشتمل رہی، مذاکرہ کی تقریب یوں ہوئی کہ عالمی یوم اردو اور قومی یوم تعلیم کی مناسبت سے علی الترتیب شاعر مشرق علامہ اقبال اور عظیم مجاہد آزادی مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیات پر دو مقالے پیش کئے گئے، عالمی یوم اردو اور شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمہ کی شخصیت پر معروف شاعر و ادیب سید شکیل احمد نے مقالہ پیش فرمایا جبکہ قومی یوم تعلیم اور عظیم مجاہد آزادی مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت پر کاروان اردو قطر کے میڈیا سکریٹری ڈاکٹر نشاط احمد صدیقی نے مقالہ پیش کیا۔ سید شکیل احمد نے علامہ اقبال کی شخصیت پر مختصرا روشنی ڈالتے ہوئے عالمی یوم اردو کے تعلق سے اپنے خیالات کا تفصیلی اظہار کیا، انہوں نے کہا کہ اردو کی بقا اور فروغ کے لیے مغرب کی روش پر چلتے ہوئے ایک دن کی فکر مندی اور تقریبات کافی نہیں ہیں، بلکہ یہ وطیرہ تو اپنی زبان اور اپنی تہذیب کی وسیع تر ذمہ داریوں سے پہلوتہی کا بہانہ اور اس ضمن میں اپنی کوتاہیوں کی پردہ پوشی کا ایک عنوان ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اردو ایک مظلوم زبان ہے، ہندوستان میں وہ سرکاری سرپرستی سے محروم ہے اور اسے عوامی زندگی سے بے دخل کرنے کی مسلسل کوششیں ہو رہی ہیں، زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ غیروں کے ساتھ ساتھ اسے اپنوں کی جفا کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جو لوگ اردو زبان سے مستفید ہوتے ہیں وہ بھی اسے ثانوی درجہ دیتے ہیں، اپنی اولاد تک کو اردو سے نابلد رکھتے ہیں، یہ تو بھلا ہو اسلامی مدارس کا جن کے طفیل اردو کے قاری پیدا ہوتے ہیں اور جن کی وجہ سے یہ زبان واقعتا زندہ ہے۔ ڈاکٹر نشاط احمد صدیقی نے قومی یوم تعلیم کی مناسبت سے عظیم مجاہد آزادی مولانا ابوالکلام آزاد علیہ الرحمہ کی شخصیت کا مختصر تعارف پیش کیا جس میں مولانا آزاد کی عبقریت، تحریک آزادی میں ان کے کردار، آزاد ہندوستان کی تعلیمی پالیسی کی ترتیب وتشکیل میں ان کا حصہ، اسلامی علوم وفنون پر ان کی گہری نظر، ان کی دور اندیشی اور مستقبل بینی کی طرف جستہ جستہ اشارے کیے، یہ ذکر بھی آیا کہ مولانا کا شمار ان گنے چنے رہنماؤں میں ہوتا ہے جو آخر تک متحدہ قومیت کے وکیل رہے اور تقسیم پر اپنی رضامندی کی مہر ثبت نہیں کی، وہ اس پر بھی راضی نہیں تھے کہ انہیں صرف مسلمانوں کا لیڈر کہا اور سمجھا جائے۔ مذکورہ دونوں مقالوں کے بعد تقریب کے دوسرے جزو یعنی مشاعرہ کا آغاز ہوا۔ دوحہ کی مختلف اردو تنظیموں سے وابستہ ممتاز شعرا نے اس تقریب میں اپنے کلام کا جادو جگایا، یہ تقریب اگرچہ بڑی مختصر نوٹس پر منعقد کی گئی تھی لیکن اس کے باوجود تقریبا ایک درجن شعرا نے کاروان کی دعوت قبول کرتے ہوئے اس مشاعرہ میں شرکت فرمائی اور اسے ایک کامیاب مشاعرہ بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ ذیل کی سطور میں شریک بزم شعرا کا منتخب کلام پیش کیا جاتا ہے:

عتیق انظر

ڈر جو اندر ہے اسے باہر بنانا ہے مجھے
ایک نیزہ اور اس پر سر بنانا ہے مجھے
اے خدائے پاک مجھ کو کوئی تیشہ دی جیے
درد کی دیوار میں اک در بنانا ہے مجھے

عزیز نبیل

پیاس کی سوندھی مہک صحرا کی ویرانی میں رکھ
اور سیرابی کا دکھ بہتے ہوئے پانی میں رکھ
دیکھ کیسے سلطنت کی رونقیں بڑھ جائیں گی
مجھ سا اک خود سر بھی یعنی اپنی سلطانی میں رکھ

ندیم ماهر

زمینی خوشبوئیں سب آسانی رنگ میرے ہیں
بنفشیں کاسنی اور ارغوانی رنگ میرے ہیں
رہوں گا میر وغالب کی ہمیشہ شاعری بن کر
میں اردو ہوں یہ سارے جاودانی رنگ میرے ہیں

مقصود انور مقصود

اب روز جزا برپا محشر سے بھی پہلے ہو
تصویر قیامت کی آنکھوں نے اتاری ہے
دستورِ محبت ہے محبوب کی دل جوئی
یہ سوچ کے ہر بازی محبوب سے ہاری ہے

زوار حسین زائر

کیسے آزاد ہیں زنجیر لیے پھرتے ہیں
آج تک ہم تری تصویر لیے پھرتے ہیں
پہلے ہم خواب لیے پھرتے تھے گلیوں گلیوں
اور اب خواب کی تعبیر لیے پھرتے ہیں

مظفر نایاب

طِفلانِ چمن، خوف زدہ، سہمے ہوئے ہیں
اک صدمۂ آزارِ ہوس ناک سے اب تک
محبوس ہے مدت سے مگر دیکھیے نایاب
آسودہ ہے نخچیر بھی فِتراک سے اب تک

قیصر مسعود

انا کی تیغ کو رکھا نیام میں اور پھر
گلاب میں نے خریدے عدوئے جاں کے لیے
بچشم خشک ادا کی ہے رسم نوحہ گری
وفور اشک ضروری نہیں فغاں کے لیے

آصف شفیع

چلے جو ناؤ تو گرداب کھینچ لیتا ہے
کوئی تو ہے جو پس آب کھینچ لیتا ہے
سب اس کی سمت چلے آئے ہیں تو حیرت کیا
وہ ماہتاب ہے، مہتاب کھینچ لیتا ہے

اشفاق دیشمکھ

بعد برسوں روبرو جب آگیا بچپن کا پیار
آج اس نے تم نہیں اور نہ ہی میں نے تو کہا
آخرش بیگم کی آئی تربیت بھی سامنے
احتراماً میرے بچوں نے اسے پھوپھو کہا

راشد عالم راشد

کیسی رونق پرکشش کیسی فضا تھی تم نہ تھے
گلستاں میں گل بھی تھا باد صبا تھی تم نہ تھے
مری ضرورت پہ وقت مجھ سے ہی تھا گریزاں
اب اس کی بے وقت مہربانی کا کیا کروں میں

سید شکیل احمد

صبح نو آئے بھی گر دست کرامات کے ساتھ
وہی ہونا ہے جو ہوتا رہا حالات کے ساتھ
چاندنی ابر کے پردے میں مزہ دیتی نہیں
آسمان کھل کے برستا ہی نہیں رات کے ساتھ

کاروان اردو قطر کے بانی صدر اور عالمی شہرت یافتہ استاد شاعر اور ادیب جناب عتیق انظر کے ساتھ ہی اس مشاعرہ کے شعرا کی فہرست مکمل ہوگئی، اب ناظم تقریب نے اسٹیج کا رخ کیا اور مہمان اعزازی پروفیسر ڈاکٹر سید جاوید زیدی کو اظہار خیال کی دعوت دی، پروفیسر زیدی نے دونوں عظیم شخصیات کے بارے میں اپنے خیالات کا تفصیل سے اظہار کیا، آپ نے فرمایا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے امت کو بیداری کا پیغام دیا اور اسے خواب غفلت سے جگانے کی کوشش کی، مغرب میں اسلامی فلسفہ کا تعارف کرایا اور ناموس رسالت کا دفاع کیا، ان کا یہ شعر ذات رسالت مآب ﷺ سے ان کے والہانہ تعلق کی دلیل ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

پروفیسر زیدی نے عظیم مجاہد آزادی مولانا ابوالکلام آزاد کے تعلق سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا نے مکہ مکرمہ میں اپنے قیام کے وقت سے ہی عوامی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا، اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک نہر کی صفائی میں آپ نے عملی حصہ لیا تھا، آپ نے مزید فرمایا کہ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ 1898 میں ہندوستان واپسی کے بعد آپ کا قیام کلکتہ میں ہوا، یعنی آپ نے اسی شہر سے انگریزوں کو ہندوستان سے بھگانے کی جدوجہد شروع کی جس شہر سے انگریز سترہویں صدی کے دوران ہندوستان میں داخل ہوئے تھے، آپ نے وزیر تعلیم کی حیثیت سے جو نظام تعلیم قوم کو دیا وہ امیر و غریب کے لئے یکساں تھا، اس میں ٹیوشن اور کوچنگ انڈسٹری کا کوئی دخل نہیں تھا، بگڑتے بگڑتے یہ نظام تعلیم آج ایسا ہو چکا ہے کہ معیاری تعلیم غریب اور متوسط طبقات کی دسترس سے باہر ہو چکی ہے۔ مہمان اعزازی کے بعد مہمان خصوصی جناب واشو مولچندانی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کاروان اردو قطر کے چیرمین جناب عظیم عباس کے ساتھ اپنی دوستی کا ذکر کیا، انہوں نے کہا کہ میں اسٹیج کا آدمی نہیں ہوں لیکن اردو شاعری سے محبت کرتا ہوں اس لیے جب عظیم بھائی کی طرف سے اس پروگرام میں شرکت کی دعوت ملی تو میں انکار نہیں کر سکا۔ آخر میں تقریب کے صدر اور کاروان اردو قطر کے چیرمین جناب عظیم عباس کو صدارتی کلمات کے لیے دعوت دی گئی، انہوں نے مہمانان گرامی، خصوصا جناب واشو مولچندانی کا شکریہ ادا کیا، اسی طرح انہوں نے شعرائے کرام اور معزز سامعین کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قطر میں مجھے چالیس برس سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، میں چونکہ ممبئی میں پلا بڑھا تھا اس لئے اردو سے کوئی خاص انسیت نہیں تھی، لیکن دوحہ میں میری ملاقات کچھ ایسے دوستوں سے ہوئی جن کی وجہ سے میں اردو سے قریب ہوا اور پھر رفتہ رفتہ اس زبان سے ایسی محبت ہوئی کہ اب اس کے بغیر گزارا ممکن نہیں لگتا، انہوں کہا کہ ہم چند دوست صناعیہ میں علی بن علی کی فیکٹری میں جمعرات کی شام کو اردو کی محفلیں سجاتے تھے، اینٹیں جوڑ کر نشستیں بنائی جاتی تھیں، میری ڈیوٹی چائے سرو کرنے کی ہوتی تھی، ملک مصیب الرحمن کھانے کا انتظام کرتے تھے اور اس طرح چند لوگ مل کر شعری اور ادبی محفلیں سجایا کرتے تھے، اس وقت صناعیہ میں کچھ بھی نہیں تھا، 6 بجے کے بعد ہر طرف ہو کا عالم ہوتا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک دوحہ میں اردو زبان اور تہذیب کے سفر پر نظر دوڑاتا ہوں تو ایک طرح کی خوشی اور اطمینان کا احساس ہوتا ہے، ایسا یقین ہوتا ہے کہ حالات کیسے بھی ہوں یہ زبان کبھی مٹ نہیں سکے گی۔ اس وقت مجھے ان لوگوں کی بڑی یاد آ رہی ہے جن سے اردو کے حوالے سے دوستیاں رہیں اور اب وہ ہمارے درمیان نہیں رہے بالخصوص صبیح بخاری صاحب جو اللہ کو پیارے ہو گئے اور جن سے میری گہری دوستی اور بے تکلفی تھی، اسی طرح حسن چوگلے صاحب کو بھی میں بہت مس کرتا ہوں جو اب اپنے وطن ہندوستان میں مقیم ہیں، اسی لئے میں ان سبھی لوگوں سے جو قطر میں اردو کے لئے کسی بھی حیثیت سے سرگرم عمل ہیں یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ آپس میں مل جل کر کام کریں، اردو کے اس سفر کو مزید آگے بڑھائیں اور نئی منزلوں سے روشناس کریں۔ صدارتی کلمات کے بعد ناظم تقریب نے کاروان اردو قطر کے رابطہ سکریٹری جناب سید رفیع الدین کو اظہار تشکر کے لئے مدعو کیا، جناب سید رفیع الدین نے تمام مہمانان، شعرا اور سامعین کا ان کی شرکت کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اس کے ساتھ ہی ناظم نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا اور حاضرین کو عشائیہ کے لئے مدعو کیا۔

میرے لیے وہ کاسہ دل میں علم ومحبت کے موتی بھرنے کا موقع تھا

درویش کی دری پہ گزرے لمحوں کی لمبائی

تحریر: ظفر اقبال ظفر

عمر کا تو ٹھیک سے نہیں بتا سکتا مگر بڑھاپے کی جانب رواں سوکھا جسم ہڈیوں کا کوئی چلتا پھرتا ڈھانچہ جیسے بڑے سائز کا بے وزن تنکا ہو اس پر کپڑوں کا حال یہ کہ قمیض کا گریباں پھٹا ہوا آگے پیچھے سے کئی سوراخ بوسیدہ آستین سے ان کی کہنیاں جھانک رہی تھیں ایک ایسا انسان معلوم ہوتا تھا جس کے نزدیک حیات انسانی ایک بے گور و کفن لاش ہے مگر یقین مانیں ان کو زمانے کی نگاہوں کی ذرا بھر بھی پرواہ تھی نہ وہ کسی دنیاوی قدر و قیمت پر مبنی چیزوں سے متاثر تھا بلکہ انہیں بڑا حقیر مانتا تھا وہ نگاہ نفرت سے نابینا تھا ان کی باہری حالت پہ ترس کھانے والے ان کی اندرونی حالت کو جانچ جائیں تو معلوم ہوگا کہ یہ توعلمی صاحب الیاقوت المرجان ہیں جنہیں چہرہ خوانی میں اس قدر بصیرت حاصل تھی کہ آدمی کی صورت دیکھتے ہی اس کے خیالات معلوم کر لیتے اور بغیر پوچھے سوالوں کے جواب دے دیتے۔ بیزار دنیا افراد کے لیے ان کی صحبت آسمانی سکون پر میسر ہوتی جس سے ان کی محبوبیت کا سکہ دلوں میں بیٹھ جاتا ان کی شخصیت کی مقناطیسیت نے میرا دل موہ لیا میں اک عرصے سے اخلاق محمدیؐ کے مالک لوگوں کو شرافتوں کی خوردبین لگا کر تلاش کرتا رہا ہوں ان سے مل کر میرے سفر کو منزل کا احساس ہونے لگا۔ اسلامی تاریخ میں چمکتے روشن ستارے جن کو صحبت محمدؐ میں دینے کے لیے آسمان نے زمین کے چکر لگائے ہوں اور خاک کے پردوں سے نکال کر نبیؐ کے حوالے کیے ہوں یہ روحانی محفل محمدؐ میں پہنچے لوگوں پر انعامات کا تزکرہ ہے جو کہیں کہیں کسی کسی پر ہوتا ہے عجب محبت محمدؐ ہے جس کا جواب محبت خدا ہے اس انعام کے حامل احباب پر آسمانی کیفیات جاننا سننا اور بتانا مجھے بے حد پسند ہے بلکہ یہ کہہ لیجئے کہ میری رُوح کا سب سے پسندیدہ مشغلہ ہے جس کی ڈیوٹی میں رہنا زمانے بھر کے احساس کمتری میں جکڑے دماغوں کو کوسنے کے درد سے نجات دلاتا ہے۔ جی آیئے میں آپ کو آسمانی نوازشات کے حامل شخص کی جانب دوبارہ لئے چلتا ہوں اگر ان جیسے لوگ خدا پیدا نہ کرتا تو دنیا کی دلدل میں پھنسے لوگ مرتے دم تک آسمان کی جانب کھینچنے والی روح کی بیداری سے محروم ہی رہتے۔ یہ دم درود اور دعا سے زمین کے زخموں پر مرہم لگاتے اور خدا شفا سے مستفید کر کے لوٹا دیتا ان خدا کے ساتھ مل کر بندوں کے درد دور کرنے والوں کا کہنا ہے کہ اقتدار کے تاج سے خدمت کی جوتی کا مقام اونچا ہوتا ہے۔ مزاج خدا عطائے خدا رضائے خدا روٹھے اور منائے خدا کی باتیں ان کے سامنے ان کی کھجور کے پتوں سے بنی بوسیدہ چٹائی پر بیٹھ کر سنتے تو ہیرے جواہرات سونے چاندی دولت اقتدار پر سجے تخت نظروں سے یوں گرتے جیسے خزاں کی تیز ہوا سے سوکھے پتے درختوں کی ٹہنیوں سے جدا ہو کر زمین پر آ گرتے ہیں وہ باتیں کرتے کرتے جب خاموش ہو جاتے تو میں ان کی خاموشی سننے لگتا ایک ایسی خاموشی جو آوازوں سے زیادہ قدر و قیمت کی مالک ہوتی اور جب وہ دوبارہ بولتے تو میں سر جھکائے خاموشی کے سمندر میں ڈوب جاتا۔ وہ کہتے کہ ہر بات ہر بندے کے لیے نہیں ہوتی عرق گلاب بیمار کے جسم میں اترے تو بلغم پیدا کرتا ہے اور تندرست کے جسم میں اترے تو حیات آفریں ہو جاتا ہے ایسے ہی کتنے خدائی علم و راز ہیں جو کم عقل کے لیے زہر اور عقل مند کے لیے تریاق بن جاتے ہیں۔ میں ان کی روحانی زہنی قلبی قدر و قیمت کو نایاب محسوس کرتے حیرت میں ڈوبی تعریف کرنے لگا تو مجھے فوری روک دیا اور کہا کہ خود پسندی بھی نفس کی غذا ہوتی ہے تعریف صرف خالق کے لیے ہے تخلیق بننے والے کا فرض صرف شکر گزاری ہونا چاہیے، ہم سب اُس مالک کی پیداوار ہیں جس کی کوئی تخلیق کمتر ہو ہی نہیں سکتی شکوہ تو پہچان کی آنکھ سے محروم لوگ کرتے ہیں مدعا سرائی کا افضل مقام خدا اور محبوب خداؐ کی ذات ہیں۔ میری زات پر تو ان کا یہ کرم ہے کہ مجھے وہ صاحب نظر بنا دیا جو گنہگاروں کے ماتھے پر کثیر اُبھرتے سجدے دیکھ انہیں توبہ کے غسل کی یاد دلاتا ہے اور رضا الہٰی کے جائے نماز تک جانے میں مدد کرتا ہے۔ صبح ازل سے شام ابد تک عشق نے جذبہ انسان کو ہی نہیں اختیار خدا کو بھی دبوچ رکھا ہے اور اس طاقت عشق کا نام ہیں محمدؐ۔ اُن کی آمد کی صورت میں آسمان نے زمین کے منہ پر مٹھاس اتار دی جہاں جہاں آپؐ کے مبارک وجود کا قیام رہا فرش زمین کا وہ حصہ عرش بریں کے خاص دھیان میں رہا اور جانتے ہو اُنؐ کی محبت کا عالم یہ ہے کہ اب بھی اُن کی روحانی اور جسمانی نگاہیں اُمت کے گنہگاروں پر سے گزرتی ہوئیں طالب معافی کے منظر لیے خدا کے دیکھنے میں جا دیکھتی ہیں۔ یہ سنتے ہی شدید حیرت بے پناہ شرمندگی اور لامحدود تشکر کے باعث میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا اور آنکھوں سے اشکوں کے چشمے بہنے لگے محبوب خداؐ مجھ گنہگار اُمتی سے محبت فرما رہے ہیں قربان جاؤں اپنے آقاؐ پہ کہ جن کا مبارک و مقدس چہرہ تصور جمال خدا کے سانچے میں ڈھالا گیا اور خدا کی نگاہوں کے مشورے سے خدوخال تراشے گئے وہ بھی کیا منظر ہوگا جب خدا اپنے آپ کے ساتھ حالت مشورے میں ہوگا اور محبوب کو محبوب کی پسند سے اپنی پسند کا تخلیق کیا ہوگا میں تو تصوراتی دنیا میں اپنے محبت کے تراشتے خیالوں میں بھی محبوب خداؐ کے حسن کا بھار لفظوں پر ڈالتا ہوں تو الفاظ اس احساس میں کانپنے لگتے ہیں کہ حسن محبوب خداؐ کا حق تو ادا نہیں ہو سکتا کہیں ہم اپنی کمزور وضاحت کے پیش نظر کتاب زبان سے خارج نہ کر دیئے جائیں۔ نا جانے تخلیق دنیا و آدمؑ سے کتنی دیر پہلے خدا اور محبوب خدا ایک دوسرے کو مقناطیسی نگاہوں سے دیکھتے رہے ہوں گے؟ کبھی کبھی تو لگتا ہے خدا کے پیار کا جواب یہی ہے کہ یاد خدا کو کرو اور زبان سے زکر محبوب خدا جاری ہو جائے یہ کہہ کر وہ نا جانے کس خیال کی وادیوں میں گم سے ہو گئے اور میں یہ سوچنے لگا کہ یہ خدا اور محبوب خداؐ کے دوست بھی عجیب ہیں لذت کی شیرینی میں غم کی چاشنی ملا کر شربت دیدار میں اپنے اشک ملا دیتے ہیں جیسے پیتے ہی جسم میں لگی نفس کی آگ پناہ مانگنے لگتی ہے۔ وہ خدا رسولؐ اور تاریخ اسلام اس طرح پیش کرتے جیسے روبرو موجود ہوں یہ عبور دیکھ کر سننے والوں پر ایسا منظر طاری ہو جاتا کہ ان کے چہرے کی روشنی آنکھوں کے زریعے دل کے اندھیروں میں پھیلتی جا رہی تھی اور باتیں کانوں کے رستے شعور کی وادیوں میں علم و آگہی کے چراغ روشن کر رہی تھیں میں سوچ رہا تھا ضرور مجھ سے جانے انجانے میں کوئی ایسی نیکی ہوئی ہوگی جس کی بدولت خدا نے مجھے اپنے دوست کی صحبت عطا کی ہے خدا کا بھی اپنے دوستوں کے ساتھ الگ ہی معاملہ ہوتا ہے زمین کی ضرورتیں چھین کر آسمان کی سہولتیں سونپ دیتا ہے وہ ایک ایسے عالم میں ٹہلتے ہیں جو الفاظ کی گرفت میں نہیں لایا جا سکتا۔ نایاب پہلوؤں پر سخاوت سے بولتے تو لگتا جیسے کسی مفلس کو خزانے کا پتا بتا رہے ہیں دنیاوی دولت مندوں کے دسترخوان سے فقراء شرکائے طعام ہو کر بھی خالی معدوں کے ساتھ اُٹھ جاتے ہیں مگر میں ان کی بوسیدہ چٹائی پر بیٹھ کر آسمانی غذاؤں سے اپنی روح کا پیٹ بھر رہا تھا۔ قابل تعظیم ہستی جن کی ذات سے دینی احترام کا تصور وابستہ ہو جائے ان صاحبان کشف و کرامات کے روبرو باادب و سنجیدہ رہیں زبان روکیں اور دل تھام کے بیٹھیں میں اپنے کاسہ دل میں ان کی انمول باتوں کے موتی بھر کر ان کی جانب دیکھنے لگا تو میری آنکھوں سے تشکر کے آنسو بہنے لگے کسی نے آ کر نذرانہ پیش کیا تو سامنے بیٹھے لوگوں میں تقسیم کر کے کہتے کثرت مال کی نحوست سے بچنے کے لیے فقیر اس طرح سخاوت کرتے ہیں کہ خود پر ذکوۃ واجب نہیں ہونے دیتے یاد رکھو کہ جیسے بہتا پانی پاک ہوتا ہے ایسے ہی چلتا مال پاک ہوتا ہے جیسے ٹھہرا پانی ناپاک ہو جاتا ہے ایسے ہی جمع کر کے رکھا مال ناپاک ہو جاتا ہے درد، دروازہ دل پر خدا کی دستک ہیں وہ درد، دے کر دوا دیتا ہے تجھے جو درد، دے تو بھی اُسے دُعا دے یہی سنت خدا ہے۔ درویش بابا میں تنگی حالات کے شکنجے میں جکڑ جاتا ہوں تو زندگی و حالات کے پیدا کرنے والے رب سے شکوہ گو ہو جاتا ہوں میرا رب میرا یار بھی ہے میں اپنے یار سے تلخی حیات کی کراہٹ میں جتنی زہریلی گفتگو کر جاتا ہوں اگر یہ مذہبی حلقوں تک پہنچ جائے تو کٹھ ملاؤں کی بارگاہ سے با آسانی کفر کا فتویٰ صادر ہو جائے اسی لیے میں اپنے اور خدا کے بیچ میں ان کو آنے نہیں دیتا میری حیات ایمان میں میرے اور خدا کے درمیان محبوب خداؐ کی زات ہے جو مجھے مذہب کے نام پہ زمینی بہکاؤں سے بچائے رکھتی ہے محبوب خداؐ سے میرا محبت کا جذبہ سدا پختہ رہا ہے ہاں خدا کی یاری میں میں نے اُس کی زات کو متوجہ کر کے بہت ادبی و غیر ادبی شور مچایا ہے اُس کے بعد اُس کی خاموشی کو سنتا ہوں تو توبہ توبہ کے نعرے میرے وجود کے سناٹوں میں گونجنے لگتے ہیں میری یہ حالت میرے لیے بڑی حیرت ناک و پراسرار ہے جو مجھے گرفت مصیبت سے نکلتے ہی ندامت و پچھتاوے میں ڈال دیتی ہے میرے لیے خدا سے معافی و درگزر کی دعا فرما دیجئے۔ میں نے کہا بابا شافع محشرؐ کی نہ سہی ان کے روضے کی ہی زیارت ہو جائے دن رات ان کی محبت میں بڑی تڑپ بے قراری بے چینی والی کیفیت جسم و روح پر طاری رہتی ہے۔ بولے اس کیفیت پر سجدہ شکر ادا کرو یہ کیفیت ہی مقدس محبت کی معتبر دلیل ہے ایک بزرگ کے پاس اسی کیفیت میں مبتلا ایک صاحب آئے اور کہا کہ حضرت میرے لیے دعا کریں مجھے روضے کی زیارت ہو جائے بلاوا آ جائے اور اس حسرت کو بیان کرتے کرتے ہچکیوں سے زار و قطار رونے لگے۔ اُس بزرگ نے محبت پہ مبنی اس کیفیت کو دیکھا تو کہنے لگے میں نے دو حج اور تین عمرے کیے ہیں وہ سب تم لے لو اور یہ کیفیت مجھے دے دو۔ آپ کی محبوب سے منسوب محبت خواہش تکمیل میں قرار تو پا جاتی ہے مگر نہ ملنے میں بڑی ملاقاتیں پوشیدہ ہوتی ہیں تم کیا جانوں تمہارا روز یاد کرنا دربار محبت میں تمہاری محبت کی حاضری لگواتا ہے بے چینی و بے قراری و تڑپ پہ مبنی محبت محبوب کا دھیان کرواتی ہے یہ دھیان بڑی خوبصورت ملاقات ہے محبوب کو تم پہ پیار آئے اس سے بڑی کیا بات ہو سکتی ہے۔

رضیہ سلطان: چوغہ اور پگڑی پہننے والی جنوبی ایشیا کی پہلی خاتون حکمران، جنھیں محبت کی کہانیوں سے نفرت تھی

وقار مصطفیٰ

حکمرانی کی وصیت تو تھی مگر ایسا بھی نہیں تھا کہ بس ایک روز سورج طلوع ہوا اور رضیہ، برصغیر کی پہلی اور دِلّی کی واحد مسلمان خاتون سلطان بن گئیں۔ سنہ 1205 میں پیدا ہونے والی رضیہ، ہندوستان میں خاندانِ غلاماں کے تیسرے سلطان، شمس الدین اِلتتمش اور تُرکان خاتون (جنھیں قطب بیگم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے) کی بیٹی اور پہلے سلطان یعنی قطب الدین ایبک کی نواسی تھیں۔ رضیہ نے عربی، فارسی اور ترکی زبانوں میں علوم تو سیکھے ہی مگر لڑائی میں بھی مہارت حاصل کی۔ رضیہ کے والد اِلتتمش انھیں کاروبارِ حکومت چلانے کے گُر بتاتے اور اُن سے امورِ مملکت میں مشورہ بھی لیتے۔ اِلتتمش نے اپنے بڑے بیٹے اور بنگال میں اپنے نمائندے ناصر الدین محمود کو جانشینی کے لیے تیار کیا تھا مگر 1229 میں ان کا انتقال ہوگیا۔

اِلتتمش نے بیٹی کو بیٹوں سے بہتر قرار دیا

مؤرخ منہاج السراج کے مطابق اِلتتمش کو اندازہ تھا کہ اُن کے زندہ بچ جانے والے بیٹے عیش وعشرت میں مشغول ہیں اور اُن کے بعد ریاستی امور نہیں سنبھال پائیں گے۔ وہ اپنی بیٹی کی انتظامی صلاحیت آزما چکے تھے چنانچہ انھوں نے امور مملکت کی ذمہ داری رضیہ کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا۔ سنہ 1231 میں گوالیار کی مہم پر روانہ ہوتے ہوئے اِلتتمش نے اپنی بیٹی رضیہ کو دِلّی کا انتظام سونپا تھا۔ مؤرخ کے اے نظامی لکھتے ہیں کہ رضیہ نے یہ ذمہ داری اتنی اچھی طرح نبھائی کہ دِلّی واپس آنے پر اِلتتمش نے انھیں اپنا جانشین نامزد کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب امرا نے اس فیصلے پر سوال اٹھایا کہ اِلتتمش کے وارث اُن کے بیٹے ہیں، تو اِلتتمش نے انھیں جواب دیا کہ رضیہ اُن کے بیٹوں سے زیادہ قابل ہیں۔ ہندوستان میں مسلم حکمرانی کی تاریخ 'فتوح السلاطین' میں عبدالملک عصامی نے لکھا کہ ایک مرتبہ اِلتتمش نے اپنے امرا سے کہا کہ 'جتنا میرے سارے بیٹوں کا حوصلہ اور دماغ ہے اس سے کہیں بڑھ کر رضیہ علم و دانش، ہمت اور دلاوری سے بہرہ مند ہے۔'

مگر یہ سب آسان نہ تھا

اِلتتمش نے تو اپنی بیٹی کے حوالے سے جو چاہا سو چاہا مگر 40 کی تعداد میں یہی امرا تھے جو 'تُرکانِ چہل گانی' کے نام سے قائم اُس کمیٹی کے رکن تھے جس کی تائید بادشاہت کے منصب پر فائز ہونے کے لیے ضروری تھی۔ فہد کیہر لکھتے ہیں کہ یہی چالیس معتبر شخصیات تھیں جو اِلتتمش کے بعد رضیہ کی حکمرانی پر متفق نہیں ہوئیں۔ خود اِلتتمش کی کنیز اور ملکہ (رضیہ کی سوتیلی والدہ) تُرکان شاہ بھی رضیہ کے خلاف تھیں اور اپنے بیٹے (اور رضیہ کے سوتیلے بھائی) رکن الدین فیروز کو ولی عہد دیکھنا چاہتی تھیں۔ 'نتیجہ یہ نکلا کہ 1236 میں رکن الدین ہی سلطان بنے، لیکن چند ہی مہینوں میں ثابت ہوگیا کہ حکومت چلانا اُن کے بس کی بات نہیں اور اصل اقتدار دراصل ملکہ ترکان شاہ کا ہے جو اپنے بیٹے کے اقتدار کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو ختم کرنے پر تلی ہوئی تھیں۔ ماں بیٹے کے مظالم سے بالآخر تُرکانِ چہل گانی بھی تنگ آ گئے۔' کے اے نظامی کے مطابق ان دونوں (ماں اور بیٹے) کا اِلتتمش کے بیٹے قطب الدین کو اندھا کرنا اور پھانسی دینا کئی امرا کی بغاوت کا باعث بنا۔ یہاں تک کہ وزیر نظام الملک جنیدی بھی باغیوں میں شامل ہو گئے۔ نظامی لکھتے ہیں کہ رکن الدین نے جنیدی کے بیٹوں سمیت کئی اہم افسر، جنھوں نے رضیہ کو وارث قرار دینے کا فرمان جاری کیا تھا، قتل کروا دیے۔ 'ستیش چندرا اپنی کتاب 'قرون وسطیٰ کا ہندوستان: سلطنت سے مغلوں تک' میں لکھتے ہیں کہ رکن الدین نے خود کو لذت کے حصول میں مصروف کر لیا اور ریاست کے معاملات اپنی ماں (ملکہ) پر چھوڑ دیے۔ ملکہ ترکان ایک ترک کنیز تھیں اور انھوں نے یہ موقع ان تمام لوگوں کے خلاف انتقام لینے کے لیے استعمال کیا جنھوں نے ماضی میں اُن کی توہین کی تھی۔ یوں، رکن الدین کی حکومت غیر مقبول ہوگئی اور رضیہ کے اقتدار کی راہ ہموار ہوگئی۔

رضیہ کو اقتدار کیسے ملا؟

جب رکن الدین نے باغیوں سے لڑنے کے لیے کہرام کی طرف کوچ کیا تو ملکہ ترکان شاہ نے دلی میں رضیہ کو مارنے کا منصوبہ بھی بنایا تھا مگر جمعہ کے اجتماع میں مظلومیت کی علامت یعنی سرخ لباس میں رضیہ کی تقریر کے بعد ایک ہجوم نے شاہی محل پر حملہ کر دیا اور ترکان شاہ کو حراست میں لے لیا۔ ترکان اور سات ماہ سے کم عرصے تک حکمران رہنے والے ان کے بیٹے رکن الدین کو ایک ہی روز پھانسی دے دی گئی۔ پروفیسر کے اے نظامی کا کہنا ہے کہ رضیہ کا تختِ دِلی پر بیٹھنا بہت ہی نمایاں خصوصیات کا حامل تھا۔ لوگوں نے دِلی سلطنت کی تاریخ میں پہلی بار اپنی ہی پہل پر جانشینی کے معاملے کا فیصلہ کیا۔ دِلی کی آبادی کی حمایت رضیہ کی طاقت کا بنیادی ذریعہ تھی۔ عِصامی کے مطابق رضیہ نے لوگوں سے کہا کہ اگر وہ اُن کی توقعات پر پورا نہ اُتریں تو انھیں معزول کر دیں۔

رضیہ سلطان

کئی امرا اور فوج نے رضیہ کی اطاعت قبول کی اور انھیں تخت پر بٹھایا اور یوں وہ جنوبی ایشیا کی پہلی خاتون مسلمان حکمران بنیں اور 'سلطان' کہلانا پسند کیا۔ وہ کہتی تھیں کہ 'سلطانہ کا مطلب ہے سلطان کی بیوی، یعنی وہی دوسرا درجہ، جبکہ میں تو خود سلطان ہوں۔' رضیہ نے ابتدا میں والد کے نام کے سکے جاری کیے۔ جب ان کے نام کے سکے بنے تو ان پر دو قسم کی تحریریں ابھری ہوئی تھیں: 'سلطان جلالۃ الدنیا والدین' اور 'السلطان المعظم رضیۃ الدین بنت السلطان'۔ رضیہ نے اپنے دور میں عوام کے لیے فلاحی کام کیے اور امن عامہ قائم رکھا۔ وہ کسی بھی مسئلے میں جلد فیصلہ لیتیں اور مجرموں کو سخت سزائیں دیا کرتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ رضیہ کو محبت کی کہانیوں سے نفرت تھی اور انھوں نے حکم دے رکھا تھا کہ اُن کے سامنے کبھی محبت کی کہانی نہ سُنائی جائے، ان کا کہنا تھا کہ وہ بزدل اور نکما نہیں بننا چاہتیں۔ وہ ایسا لباس پہنتی تھیں جس میں ان کا پورا جسم چھپا رہے سوائے چہرے کے۔ فہد لکھتے ہیں کہ 'رضیہ چوغے اور پگڑی میں تخت پر بیٹھ کر سرکاری معاملات چلاتیں۔ اپنی سیاسی سوجھ بوجھ اور پالیسیوں کے سبب فوج اور عوام کو اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیاب رہی تھیں۔ جنگوں میں بھی پوری مستعدی کے ساتھ شامل ہوتیں اور ہر اٹھتی بغاوت کو کامیابی سے ختم کیا۔' فہد کیہر کا کہنا ہے کہ 1236 میں رضیہ سلطان تخت پر بیٹھ تو گئیں لیکن حکومت کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔ کئی اہم ترک شخصیات دل سے رضیہ کو تسلیم ہی نہیں کرتی تھیں۔ جنیدی نے ان کے تخت پر بیٹھنے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے ساتھ چار ایسے ترک امرا بھی شامل ہو گئے، جنھوں نے رضیہ کے پیش رو رکن الدین کے خلاف بھی بغاوت کی تھی۔ ان امرا نے رضیہ کے خلاف بدایوں، ملتان، ہانسی اور لاہور کی مختلف سمتوں سے پیش قدمی کی مگر رضیہ نے یا تو انھیں شکست دے دی یا انھوں نے رضیہ کی اطاعت قبول کر لی۔

وہی الزام

فہد کیہر کہتے ہیں کہ 'اپنے مخالف عناصر کا زور توڑنے کے لیے رضیہ نے غیر ترکوں کو آگے لانا شروع کر دیا۔ اسی سلسلے میں ایک قدم ایسا اٹھا لیا، جس نے رضیہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ یہ حبشی غلام جمال الدین یاقوت کا امیر کے طور پر تقرر تھا۔' ترک حلقے جو ویسے ہی 'عورت راج' پر جلے بھنے بیٹھے تھے، اب ایک سیاہ فام غلام کو بڑے عہدے پر دیکھ کر سخت ناراض ہونے لگے۔ انھوں نے افواہ پھیلا دی کہ رضیہ اصل میں یاقوت کو پسند کرتی ہیں۔ اس میں حقیقت کتنی تھی اور کتنا فسانہ؟ اس بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اُس زمانے کے مؤرخین میں اس حوالے سے بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔' 1238-1239 میں لاہور کے گورنر ملک عزالدین کبیر خان ایاز نے رضیہ کے خلاف بغاوت کی۔ رضیہ کی پیش قدمی نے انھیں سودھرا بھاگنے پر مجبور کیا۔ چونکہ سودھرا سے آگے کا علاقہ منگولوں کے زیر اثر تھا اور چونکہ رضیہ ان کا پیچھا کرتی رہیں، اسی لیے عزالدین کو ایک بار پھر ہتھیار ڈال کر رضیہ کے اختیار کو قبول کرنا پڑا۔ رضیہ ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں۔ لاہور ان سے لے لیا لیکن ملتان انھیں تفویض کر دیا۔ دلّی سلطنت کے اہم علاقے بھٹنڈا (یہ نام بہت بعد بدل کر بٹھنڈا کر دیا گیا) کے حاکم ملک اختیار الدین التونیہ تھے۔ فہد لکھتے ہیں کہ ایک زمانے میں رضیہ کے لیے شادی کا پیغام بھی بھیجا تھا لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ جب رضیہ اور یاقوت کے جھوٹے سچے قصوں کا پتا چلا تو بھنا گئے اور علم بغاوت بلند کر دیا۔ اس بغاوت کے خاتمے کے لیے رضیہ نے دلّی سے نکل کر لڑنے کا فیصلہ کیا لیکن فوج کے چند عناصر نے رضیہ کی آنکھوں کے سامنے یاقوت کو قتل کر دیا اور خود انھیں گرفتار کر کے ملک التونیہ کے حوالے کر دیا۔ یوں رضیہ کے ساڑھے تین سالہ دور کا خاتمہ ہوا۔ وہ التونیہ کی قید میں رہیں جبکہ دلّی میں حکومت ان کے سوتیلے بھائی بہرام شاہ کے پاس چلی گئی۔

شادی، شکست اور قتل

بہرام شاہ کے دور میں حقیقی اقتدار ترکانِ چہل گانی کے پاس تھا۔ ملک التونیہ کو کچھ نہ ملا تو انھیں اندازہ ہوا کہ رضیہ کو تخت سے ہٹانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا اور تب التونیہ نے رضیہ کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا اور خود رضیہ کو بھی اپنا تخت واپس ملنے کا ایک راستہ نظر آیا۔ دونوں نے شادی کر لی اور مل کر جدوجہد کا فیصلہ کیا۔ اکتوبر 1240 میں ملک التونیہ کی تیار کردہ فوج اور بہرام شاہ کے لشکر کا ٹکراؤ ہوا مگر ایک مرتبہ پھر رضیہ سلطان کو شکست ہوگئی۔ رضیہ اور التونیہ بمشکل اپنی جان بچا کر میدان سے بھاگے۔ زخموں سے چور بھاگتے بھاگتے کیتھل پہنچے جہاں چند مقامی افراد نے کھانے پینے کا سامان دیا لیکن اگلے روز اسی جگہ سے ان کی لاشیں ملیں۔ کہا جاتا ہے کہ قیمتی لباس اور زیورات کے لیے دونوں کو قتل کر دیا گیا ہوگا۔ اس حوالے سے متضاد باتیں ہیں کہ رضیہ سلطان کی قبر کیتھل میں ہے، دلّی میں ہے یا پھر کہیں اور؟ 14 ویں صدی کے سیاح ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ رضیہ کا مقبرہ زیارت گاہ بن گیا۔ اس پر ایک گنبد بنایا گیا اور لوگ اس سے برکت مانگتے ہیں۔ سر سید احمد خان کی کتاب 'آثار الصنادید' میں 'مقبرہ رضیہ سلطان بیگم' کے عنوان کے نیچے یوں لکھا ہے کہ 'شہر شاہجہان آباد (پرانی دلی) میں بلبلی خانے کے محلے میں ترکمان دروازے کے پاس ایک ٹوٹی سی چار دیواری اور چھوٹی سی قبر رضیہ سلطان بیگم بنت سلطان شمس الدین اِلتتمش کی ہے جو خود بھی چند مدت تخت پر بیٹھیں۔ 638 ہجری مطابق 1240 عیسوی معزالدین بہرام شاہ کے وقت میں قتل ہوئی جب یہ مقبرہ بنا، مگر اب بجز نشان کے اور کچھ نہیں۔' دو قبروں کے اس مقام کو 'رجی سجی' بھی کہا جاتا ہے، گویا ایک قبر رضیہ کی ہے اور دوسری ان کی بہن شازیہ کی۔ محقق رعنا صفوی 'دلی کے بھولے ہوئے شہر' میں لکھتی ہیں کہ 'اُن کی قبر کی طرف جانے والی گلیاں بہت الجھی ہوئی ہیں اور بھوجالا پہاڑی سے سمت پوچھنا پڑتی ہے۔ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کا بورڈ بلبلی خانہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کچھ تنگ، خستہ حال گلیوں کے آخر میں ایک اور پتھر یہاں جنوبی ایشیا کی پہلی خاتون حکمران کی آخری آرام گاہ ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

31 اکتوبر 2024 کو ناندیڑ ضلع کے 9 اسمبلی حلقوں میں ووٹرز کی تعداد

Gender Wise Count as on date 31.10.2024

AC No.	AC Name	Male	Female	Third Gender	Total
83	Kinwat	142273	136381	11	278665
84	Hadgaon	154892	144190	4	299086
85	Bhokar	154478	148614	11	303103
86	Nanded North	183858	174957	103	358918
87	Nanded South	161902	154914	5	316821
88	Loha	154966	146681	3	301650
89	Naigaon	158794	151571	10	310375
90	Deglur (SC)	159517	152703	17	312237
91	Mukhed	159685	147399	8	307092
Total		1430365	1357410	172	2787947

مودی حکومت نے گزشتہ 10 سالوں میں جموں وکشمیر اور شمال مشرق میں تشدد کو کم کیا: امیت شاہ

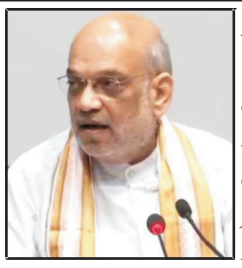

گاندھی نگر۔ 19 نومبر۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے منگل کو گاندھی نگر کے لاواڈ میں آل انڈیا پولیس سائنس کانگریس (اے آئی پی ایس سی) کے 50 ویں ایڈیشن کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ آنے والی دہائی ہندوستانی فوجداری انصاف کے نظام کو دنیا میں سب سے زیادہ سائنسی اور تیز ترین بنائے گی۔ وزیر نے زور دے کر کہا کہ مرکز میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت گزشتہ 10 سالوں میں جموں و کشمیر، شمال مشرقی اور نکسل زدہ علاقوں میں تشدد کو 70 فیصد تک کم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ سالوں سے، تین علاقوں کو بہت پریشان سمجھا جاتا تھا - کشمیر، شمال مشرقی اور نکسلائیٹ سے متاثرہ علاقے۔ ہم نے ان تینوں خطوں میں سیکورٹی کے حوالے سے نمایاں بہتری کی ہے۔ اس سے پہلے کی مدت سے پچھلے 10 سالوں کے اعداد و شمار کا موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہم تشدد کو 70 فیصد تک کم کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ دو روزہ ایونٹ کے گولڈن جوبلی ایڈیشن کی میزبانی راشٹریہ رکھشا یونیورسٹی اور بیورو آف پولیس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کرر ہے ہیں۔ گجرات کے وزیر اعلی بھوپیندر پٹیل اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے، جس میں ملک بھر سے پولیس کے اعلیٰ حکام نے بھی شرکت کی۔ کمیونٹی پولیسنگ سے لے کر مجرمانہ انصاف کے نظام میں مصنوعی ذہانت (AI) تک، پولیسنگ میں بلاک چین ٹیکنالوجی کے مستقبل سے جیلوں میں بنیاد پرستی تک کے موضوعات پر غور وخوض متوقع ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ سے لے کر مجرمانہ انصاف کے نظام میں مصنوعی ذہانت (AI)، پولیسنگ میں بلاک چین ٹیکنالوجی کا مستقبل جیلوں میں بنیاد پرستی تک کے موضوعات پر اس تقریب میں غور وخوض کی توقع ہے۔ بی پی آر اینڈ ڈی کی انسپکٹر جنرل ریکھا لوہانی نے میڈیا کے نمائندوں کو بتایا، ”قانون نافذ کرنے والے اداروں کو درپیش چیلنجوں کا حل تلاش کرنے کے لیے مختلف شعبوں کے ماہرین ایک پلیٹ فارم کے نیچے آئے ہیں۔“ انہوں نے کہا کہ ”موضوعات کا انتخاب مختلف اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بعد کیا جاتا ہے، اور تنظیموں کے سپیکٹرم سے تجاویز اور خیالات حاصل کرنے کے بعد ہی، ہم ان موضوعات کو حتمی شکل دینے کے لیے تعاون کرتے ہیں جن پر غور کیا گیا ہے۔ نئے فوجداری قانون میں فرانزک کا اطلاق، سمارٹ شہروں میں پولیسنگ اور قبائلی اور سرحدی علاقوں میں کمیونٹی پولیسنگ کے ساتھ ساتھ آفات کے خطرے میں کمی میں پولیس کا کردار دیگر موضوعات میں شامل ہیں جن پر اس تقریب میں تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ لوہانی نے مزید کہا کہ نجی شعبے کی تقریباً 45 کمپنیاں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چیلنجوں سے نمٹنے میں مدد کے لیے تیار کردہ آلات اور گیجٹس کی نمائش کریں گی۔ اس کانفرنس میں مرکزی اور ریاستی پولیس فورسز، جیلوں اور اصلاحی خدمات، سماجی سائنسدانوں، فرانزک ماہرین، ماہرین تعلیم اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے تقریباً 250 شرکاء کو اکٹھا کیا جائے گا۔

حکومت کسانوں کو تعلیم اور جدید سائنسی معلومات کے ذریعے بااختیار بنانے کیلئے پرعزم۔ چوہان

نئی دلی۔ 19 نومبر۔ ایم این این۔ مرکزی زراعت اور کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقی کے وزیر جناب شیوراج سنگھ چوہان نے آج پوسہ نئی دہلی میں منعقدہ عالمی مٹی کانفرنس 2024 سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے خطاب کیا۔ مرکزی وزیر زراعت نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت کا بنیادی منتر تمام مخلوقات کے درمیان مشترکہ شعور پر یقین ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے باباؤں نے سکھایا ہے کہ ہر ایک میں صرف ایک عالمگیر شعور ہے۔ لہذا، پوری دنیا ایک خاندان ہے، اور ہمیں سب کو اپنا سمجھنا چاہئے۔ یہ شعور صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ جانوروں تک بھی پھیلا ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ مٹی میں بھی موجود ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ مٹی بے جان نہیں بلکہ زندہ ہے۔ جناب چوہان نے کہا کہ ہمارا جسم مختلف عناصر سے مل کر بنا ہے، جن میں مٹی ایک اہم جز ہے اور اگر مٹی ہو تو زندگی ہے۔ اگر مٹی غیر صحت مند ہو جائے تو جاندار بھی صحت مند نہیں رہ سکتے۔ ہم ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، لہذا یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ مٹی صحت مند رہے۔ آج پوری دنیا مٹی کی صحت کے بارے میں فکر مند ہے۔ یہ زمین صرف ہماری نہیں ہے۔ جناب چوہان نے مزید کہا کہ جانوروں اور پودوں کا بھی اس پر حق ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ آج مٹی کی صحت ایک سنگین تشویش کا باعث ہے۔ ہندوستان نے آزادی کے بعد سے زراعت میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ ایک زمانے میں ملک میں غذائی اجناس کی قلت تھی اور خوراک کو دوسری قوموں سے درآمد کرنا پڑتا تھا۔ تاہم، سبز انقلاب نے ہندوستان میں ایک اہم تبدیلی لائی۔ زیادہ پیداوار دینے والی فصلوں اور ان کی اقسام، آبپاشی کی بہتر تکنیکوں اور جدید زرعی نظاموں کو اپنانے نے لاکھوں ہندوستانیوں کے لیے غذائی تحفظ کو یقینی بنایا ہے۔ اس کے بعد، قوس قزح کے انقلاب نے باغبانی، ڈیری، آبی زراعت، پولٹری، اور دیگر شعبوں کے ذریعے زراعت کو مزید متنوع بنایا، جس سے زراعت کو ہندوستانی معیشت کا ایک اہم ستون بنا۔ ”مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ہندوستان اب سالانہ 330 ملین ٹن غذائی اجناس پیدا کرتا ہے، جس سے خوراک کی عالمی تجارت میں نمایاں حصہ ہوتا ہے اور برآمدات میں 50 بلین ڈالر کی آمدنی ہوتی ہے۔

عوامی شکایات کے مؤثر ازالے پر قومی ورکشاپ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی

نئی دلی۔ 19 نومبر۔ ایم این این۔ وزیر اعظم کے جوابدہ اور مؤثر حکمرانی کے وژن کے مطابق، انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے (ڈی اے آر پی جی) نے 18 نومبر 2024 کو وگیان بھون، نئی دہلی میں ”عوامی شکایات کے مؤثر ازالے“ پر قومی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ ایم او ایس پی پی ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے کلیدی خطبہ دیا۔ جناب سنگھ نے روشنی ڈالی کہ حکومت کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے، مرکزی سکریٹریٹ میں شکایات کے حل کا وقت، اب صرف 13 دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سنگ میل وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں شہریوں پر مبنی حکمرانی کے لیے حکومت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے سنٹرلائزڈ پبلک گریونس ریڈیس اینڈ مانیٹرنگ سسٹم (سی پی جی آر اے ایم ایس) میں تبدیلی کی اصلاحات پر زور دیا، جس نے اکیلے اکتوبر 2024 میں 000,116 سے زیادہ شکایات کا ازالہ کیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ مرکزی سکریٹریٹ میں سی پی جی آر اے ایم ایس کی زیر التواء شکایات اکتوبر 2024 کے مہینے میں 897,53 کی ریکارڈ کم ترین سطح پر آ گئیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ لگاتار 28 واں مہینہ تھا جہاں مرکزی سکریٹریٹ میں ماہانہ شکایات کا حل ماہانہ 000,100 سے تجاوز کر گیا۔ وزیر نے سی پی جی آر اے ایم ایس کو مزید جدید بنانے کے لیے اے آئی اور ایم ایل سے چلنے والے اضافہ کے تعارف کی بھی ستائش کی، جس کا مقصد شکایات سے نمٹنے کو زیادہ موثر اور شہریوں کے لیے دوستانہ بنانا ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے سرکاری خدمات کے معیار کے ایک بیرومیٹر کے طور پر عوامی شکایات کی اہمیت پر زور دیا، حکومت کے مشن کی توثیق کی کہ نہ صرف شکایات کو مؤثر طریقے سے حل کیا جائے بلکہ ان کی موجودگی کو روکنے کے لیے نظامی اصلاحات کو بھی نافذ کیا جائے۔ ورکشاپ میں مرکزی وزارتوں، ریاستی حکومتوں، اور ریاستی انتظامی تربیتی اداروں (اے ٹی آئی) کے نمائندوں سمیت 500 سے زیادہ افسران کی پرجوش شرکت دیکھی گئی۔ پانچ اجلاس پر محیط اور 22 پریزنٹیشنز پر مشتمل، ورکشاپ نے جدید طریقوں پر غور کرنے، پالیسی کی تعمیل کا جائزہ لینے، اور ہندوستان میں شکایات کے ازالے کے لیے مستقبل کی سمتوں کا تعین کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا۔

اتوار کو دی سابرمتی رپورٹ کی شاندار کارکردگی
3.74 کروڑ کی کمائی کے ساتھ کل 8.05 کروڑ کا مجموعہ

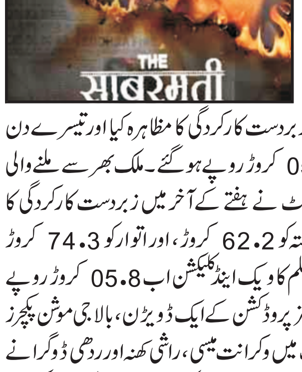

ممبئی: 19 نومبر: سابرمتی رپورٹ ہندوستان کی تاریخ کے ایک اہم واقعہ پر مبنی ایک طاقتور کہانی پیش کرتی ہے۔ ریلیز کے بعد فلم کو شائقین اور ناقدین کی جانب سے زبردست پذیرائی مل رہی ہے۔ یہاں تک کہ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی سچائی کو پیش کرنے پر فلم کی تعریف کی۔ ان کی تعریف کی بدولت، فلم نے اتوار کو زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور تیسرے دن 74.3 کروڑ روپے کمائے، جس سے کل 05.8 کروڑ روپے ہو گئے۔ ملک بھر سے ملنے والی زبردست محبت کے درمیان، دی سابرمتی رپورٹ نے ہفتے کے آخر میں زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس نے جمعہ کو 69.1 کروڑ، ہفتہ کو 62.2 کروڑ، اور اتوار کو 74.3 کروڑ کمائے، جو کہ 44 فیصد زیادہ ہے۔ اس طرح فلم کا ویک اینڈ کلیکشن اب 05.8 کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ بالاجی ٹیلی فلمز لمیٹڈ اور ویکیر فلمز پروڈکشن کے ایک ڈویژن، بالاجی موشن پکچرز کی طرف سے پیش کیا گیا، دی سابرمتی رپورٹ میں وکرانت میسی، راشی کھنہ اور ردھی ڈوگرا نے مرکزی کردار ادا کیے ہیں، جس کی ہدایت کاری دھیرج سرنا نے کی ہے اور شوبھا کپور، ایکتا آر کپور، ایکتا آر کپور نے پروڈیوس کیا ہے۔ وی موہن اور انشول موہن کی طرف سے تیار کردہ، اسے دنیا بھر میں Zee Studios نے ریلیز کیا ہے۔ یہ فلم تھیٹرز میں ریلیز ہو چکی ہے۔

گرونانک کا جنم دن
کرتارپور میں ہزاروں سکھ یاتریوں کا ہجوم

دنیا بھر سے ہزاروں سکھ یاتری منگل کو اپنے مذہبی پیشواء کی سالگرہ کے موقع پر ہفتہ بھر جاری رہنے والی تقریبات میں حصہ لینے کے لیے کرتارپور پہنچ گئے ہیں۔ گرونانک کی یہ 555 ویں سالگرہ ہے۔ حکام کے مطابق انیس نومبر بروز منگل بھارت سے تقریباً 10 ہزار سکھ یاتری اپنے مذہب کے بانی بابا گرونانک کی پیدائش کے 555 سال مکمل ہونے کے موقع پر پاکستان میں گوردوارہ کرتارپور صاحب میں قائم گرونانک کی درگاہ پہنچ گئے۔ بھارت کے علاوہ دنیا بھر سے گرونانک کے مذہب کی پیروی کرنے والے سکھوں کی ایک بڑی تعداد سات روز تک جاری رہنے والے اس جشن میں حصہ لے رہی ہے۔ گرونانک کی تعلیمات سندھ دھرتی تک کیسے پہنچیں؟ پاکستان میں سکھوں کے مقدس مقامات پاکستان میں گرونانک کی درگاہ سکھوں کا دوسرا مقدس ترین مقام ہے۔ یہ مزار پاکستان کی بھارت سے متصل سرحد سے محض ساڑھے چار کلومیٹر کے فاصلے پر دریائے راوی کے کنارے واقع ہے۔ انیس سو سینتالیس میں دوصدیوں کی نو آبادیاتی حکمرانی کے خاتمے کے وقت برطانوی حکومت نے برصغیر کو دو قوموں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک حصہ بھارت اور دوسرا پاکستان کی شکل میں معرض وجود میں آنے والی اسلامی ریاست بنی۔ اس تقسیم کے بعد سے سکھوں کے بہت سے مقدس مقامات پاکستان میں ہیں۔ کرتارپور: بھارتی سکھ زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری، سدھو بھی آئیں گے سکھوں کے لیے گوردوارہ کرتارپور کی زیارت آسان کیسے ہوئی؟ بھارت اور پاکستان کے درمیان سفر کرنے کے لیے ویزا کا حصول عام طور پر مشکل ہوتا ہے تاہم پاکستانی دفتر خارجہ نے حال ہی میں گوردوارہ کرتارپور صاحب میں سکھ یاتریوں کی ویزا فری انٹری میں پانچ سال کی توسیع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سکھ مذہب کے بانی نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے تھے۔ اسلام آباد حکومت نے سکھ زائرین کو بغیر کسی پریشانی کے گرونانک کے مزار پر حاضری دینے کی اجازت دے رکھی ہے۔ گوردوارہ کرتارپور صاحب پاکستانی صوبے پنجاب کے ضلع نارووال میں واقع ہے، جو پاکستان میں سکھ مذہب کے مقدس ترین مقامات میں سے ایک ہے۔ کرتارپور صاحب معاملہ: بھارت کا الزام، پاکستان کی تردید کرتارپور صاحب کی زیارت کے لیے سکھ یاتریوں کو اجازت نامے دینے سے متعلق معاہدے کی تجدید دراصل چند ہفتوں قبل اسلام آباد منعقدہ شنگھائی تعاون تنظیم کے اجلاس کے موقع پر عمل میں آئی تھی۔ تب بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اس اجلاس میں شرکت کے لیے پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ ان کا یہ دورہ گزشتہ نو برسوں کے دوران کسی بھارتی وزیر خارجہ کا اسلام آباد کا پہلا دورہ تھا۔ شنگھائی تعاون تنظیم کے اجلاس کے موقع پر پاکستانی وزارت خارجہ نے ایک اعلان میں کہا تھا کہ سکھ زائرین کے لیے کرتارپور میں قائم بابا گرونانک کی درگاہ کی زیارت کے لیے پانچ سال ویزہ فری انٹری میں توسیع کر دی جائے گی۔ کرتارپور راہداری کا باضابطہ افتتاح ہو گیا پاک بھارت تعلقات میں روایتی کشیدگی جنوبی ایشیا کی دو جوہری طاقتوں، پاکستان اور بھارت کے مابین تلخ تعلقات کی ایک لمبی تاریخ پائی جاتی ہے۔ خاص طور سے کشمیر کے متنازعہ ہمالیائی علاقے کی عملداری کے تنازعے کے سبب دونوں ہمسایہ ممالک دو جنگیں لڑ چکے ہیں۔ جنوبی ایشیا کا خطہ دراصل بھارت اور پاکستان دونوں کے مسابقتی دعووں کے ضمن میں زیادہ ترکشیدہ ماحول کی زد میں رہتا ہے۔

ک م/ش خ (اے پی، روئٹرز)

ایران میں جیل میں قید نوبل انعام یافتہ نرگس محمدی کی صحت کو لے کر تشویش بڑھ گئی

دبئی: 19 نومبر: ایران میں جیل میں قید نوبل امن انعام یافتہ نرگس محمدی کی ایک پیچیدہ سرجری کی گئی جس کے تحت کینسر کے شبہ کے باعث ان کے دائیں پیر کی ہڈی کا ایک حصہ کاٹ دیا گیا۔ حالانکہ حقوق کے گروپوں کے مطابق، نرگس کو سرجری کے صرف دو دن بعد دوبارہ جیل بھیج دیا گیا، جس سے ان کی صحت کے بارے میں خدشات پیدا ہو گئے۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل (یو این ایچ آر سی) کو بھیجے گئے 40 سے زیادہ حقوق گروپوں کے دستخط شدہ ایک خط میں کہا گیا ہے کہ نرگس کو اس کی جیل کی سزا سے فوری طور پر رہا کیا جائے جس پر طویل عرصے سے بین الاقوامی توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ اس خط کو نرگس کی رہائی کے لیے ایران پر دباو بڑھانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ نوبل کمیٹی نرگس کی رہائی کے لیے ایران پر دباؤ ڈالنے کے لیے مہم چلا رہی ہے جب سے انھیں گزشتہ سال نوبل انعام سے نوازا گیا ہے، سوموار کو بھیجے گئے خط میں کہا گیا ہے کہ ہم ایرانی حکام سے انسانی حقوق کو مجرمانہ بنانا بند کرنے اور انسانی حقوق کا احترام کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کارکن صحافیوں اور لکھاریوں کی صحت ٹھیک نہ ہونے کی صورت میں قید کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ میں ایران کے سفارت خانے نے فوری طور پر اس خط کا جواب نہیں دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایران کے سرکاری میڈیا نے بھی، جس نے نرگس کی رہائی کے لیے ماضی میں شروع کی گئی مہم پر کوئی توجہ نہیں دی، نے بھی اس خط پر کوئی خبر شائع نہیں کی ہے۔ 52 سالہ نرگس ریاست مخالف عناصر کے ساتھ ملی بھگت اور حکومت ایران کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے الزام میں 13 سال نو ماہ قید کی سزا کاٹ رہی ہے۔ کئی بار گرفتار ہونے اور طویل عرصہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے گزارنے کے باوجود انہوں نے اپنی مہم جاری رکھی ہوئی ہے۔ خط کے مطابق جیل میں قیام کے دوران نرگس کو کئی بار دل کا دورہ پڑا اور اس کی 2022 میں ایمرجنسی سرجری کی گئی تھی۔ نومبر کے شروع میں، نرگس کے وکیل نے کہا کہ ڈاکٹروں نے اس کے دائیں پیر کی ہڈی پر زخم کی تصدیق کی ہے، جس کے بارے میں انہیں شبہ ہے کہ یہ کینسر ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد جمعرات کو ان کی سرجری کی گئی۔ خط میں کہا گیا ہے کہ نرگس کو طبی مشورے کے خلاف سرجری کے صرف دو دن بعد واپس جیل منتقل کیا گیا۔ نرگس کی قانونی ٹیم کی جانب سے انہیں طبی چھٹی پر رہا کرنے اور سزا معطل کرنے کی درخواست کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ برسوں کی قید اور مہینوں کی قید تنہائی نے نرگس کی صحت کو بری طرح متاثر کیا ہے، جس سے وہ متعدد صحت کی پیچیدگیوں کا شکار ہو گئی ہیں جن کا علاج اس نے ہسپتال میں گزارے ہوئے مختصر عرصے میں نہیں کیا جا سکتا تھا۔

مہاراشٹر کی 288 اسمبلی سیٹوں پر ووٹنگ اور ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخاب کی تیاریاں مکمل

ممبئی 19 نومبر: مہاراشٹر کی 288 اسمبلی سیٹوں کے ساتھ ساتھ ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخاب کے لیے ووٹنگ کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے ذرائع کے مطابق ریاست میں 9.7 کروڑ سے زیادہ اہل رجسٹرڈ ووٹر ہیں۔ ان میں 05 کروڑ سے زیادہ مرد، 4.68 کروڑ خواتین اور 6101 ٹرانس جینڈر ووٹر شامل ہیں، جو ان انتخابات میں 4136 امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کریں گے۔

UPI نے متعدد لوگوں کو مالیاتی نظام میں شامل کیا۔ ماہرین

بنگلورو۔ 19 نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان نے رکاوٹوں کو توڑ کر اور لاکھوں لوگوں کو مالیاتی نظام میں حصہ لینے کے قابل بنا کر عالمی مثال قائم کی ہے۔ آر بی آئی انوویشن ہب کے سی ای او راجیش بنسل نے پیر کو یہ بات کہی۔ وہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ۔ بنگلور کی طرف سے ڈیجیٹل اختراعات، مالی شمولیت اور پائیداری کے موضوع پر منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی سمپوزیم کے دوران بات کر رہے تھے۔ اس تقریب نے صنعت کے رہنماؤں، پالیسی سازوں اور ماہرین تعلیم کو یہ دریافت کرنے کے لیے اکٹھا کیا کہ فنٹیک ایجادات کس طرح مالی شمولیت اور پائیداری کو آگے بڑھا سکتی ہیں۔

پروفیسر محمد سلیم قاسمی کے انتقال پر اظہار تعزیت

علی گڑھ، 19 نومبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ سنی دینیات کے استاد پروفیسر محمد سلیم قاسمی کے انتقال پر تعزیت کے لئے ایک جلسہ شعبہ علوم اسلامیہ کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ شعبہ کے چیئرمین پروفیسر عبدالحامد فاضلی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر سلیم قاسمی ایک شفیق انسان تھے اور ان کی جدائی کا غم ہمیشہ ستاتا رہے گا۔ پروفیسر عبید اللہ فہد نے کہا کہ پروفیسر قاسمی اپنے طلبہ سے شفقت کا معاملہ رکھتے تھے، جبکہ شعبہ عربی کے چیئرمین پروفیسر محمد ثناء اللہ ندوی نے علوم حدیث میں پروفیسر سلیم قاسمی کی خدمات کا ذکر کیا۔ پروفیسر سمیع اختر فلاحی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر قاسمی ممتاز علمی و تحقیقی صلاحیتوں کے حامل تھے، وہ ایک نہایت شریف انسان تھے۔ پروفیسر عبدالمجید خان نے کہا کہ پروفیسر سلیم تنقید کو نہایت خوش اسلوبی سے قبول کرتے تھے۔ اپنے صدارتی کلمات میں پروفیسر آدم ملک خان نے کہا کہ پروفیسر سلیم قاسمی کا انتقال نہ صرف شعبہ سنی دینیات کے لیے بلکہ پوری علیگ برادری کے لیے دکھ کا لمحہ ہے۔ انہوں نے دینیات کے شعبہ میں تحقیق و تعلیم کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ وہ مختلف صلاحیتوں کے حامل ایک ذمہ دار استاد تھے اور علمی ذوق رکھنے والے ایک ملنسار انسان تھے۔

غالب اکیڈمی کے زیر اہتمام
ڈاکٹر مشتاق صدف کی مرتبہ کتاب ”کوثر مظہری: اسرار و آثار“ کا اجرا

نئی دہلی، 19 نومبر: پروفیسر کوثر مظہری سے میرا رشتہ فکر و نظر ہی نہیں بلکہ مٹی کا بھی ہے۔ علم و ادب کے آسمان پر ان کی تابانی اور بلندی سے مجھے فطری خوشی اور فخر کا احساس ہوتا ہے، کیوں کہ ان کا تعلق میری مٹی اور میرے گاؤں سے ہے۔ ان خیالات کا اظہار غالب اکیڈمی، نئی دہلی کے زیر اہتمام ڈاکٹر مشتاق صدف کی مرتبہ کتاب ”کوثر مظہری: اسرار و آثار“ کی تقریب رسم اجرا میں وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف نے بحیثیت مہمان خصوصی کیا۔ انھوں نے علاقائی زبان میں پروفیسر کوثر مظہری کے ساتھ غیر معمولی اپنائیت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دلکش بھوجپوری لب و لہجے سے محفل کو لالہ زار بنا دیا۔ اس موقع پر انھوں نے پروفیسر کوثر مظہری کی شال پوشی کی۔ صدارتی خطاب کرتے ہوئے بزرگ ادیب و شاعر اور سابق وائس چیئرمین دہلی اردو اکادمی پروفیسر خالد محمود نے کہا کہ پروفیسر کوثر مظہری کی غیر معمولی علمی و ادبی صلاحیتوں اور انتظامی استعداد کو دیکھتے ہوئے مجھے قوی توقع ہے کہ مستقبل قریب میں شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف کی سرپرستی میں وہ بحیثیت صدر شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ کو مزید علمی سربلندی عطا کریں گے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر مشتاق صدف نے پروفیسر کوثر مظہری کی شخصیت اور خدمات پر یہ اہم کتاب مرتب کر کے اردو دنیا اور بالخصوص ہم جامعہ والوں کو ایک بیش قیمت تحفے سے نوازا ہے۔ اس کے لیے ہم ان کے ہمیشہ احسان مند رہیں گے۔ پروفیسر خالد محمود نے ڈاکٹر مشتاق صدف کی شال پوشی کی۔ مہمان اعزازی سابق چیئرمین سی آئی ایل، جے این یو اور معروف ادیب پروفیسر انور پاشا نے کہا کہ پروفیسر کوثر مظہری کی شخصیت اقبال کے اس شعر کی مصداق ہے کہ ”آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بیباکی/ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی“۔ انھوں نے کہا کہ پروفیسر کوثر مظہری کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ خود بھی اختلاف کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اختلاف کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ سابق صدر شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور مشہور ادیب پروفیسر شہزاد انجم نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر کوثر مظہری کی شخصیت اور تحریر دونوں ہی بے لاگ اور بے باک ہے۔ ان کا دائرہ شاعری، فکشن تحقیق اور تنقید پر محیط ہے۔ عہد حاضر کے ممتاز فکشن نگار پروفیسر خالد جاوید نے پروفیسر کوثر مظہری کو مزاحمت، بغاوت اور صداقت پسندی کا استعارہ قرار دیا۔ صدر شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی اور معروف نقاد پروفیسر ابوبکر عباد نے کہا کہ کوثر مظہری کی تحریر ان کی شخصیت ہی کا آئینہ ہے۔ وہ اپنی تخلیق، تنقید اور تحقیق کو مذہب، اخلاق اور تہذیبی اقدار کے محور سے وابستہ رکھتے ہیں۔ پروفیسر کوثر مظہری کے صاحبزادے نوجوان عالم دین مولانا سعد اللہ احسان ندوی نے پروفیسر کوثر مظہری کی شخصیت اور ان کے طریقہ تربیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انھوں نے ہمیں مقلد محض بنانے کے بجائے ہمارے علمی و تنقیدی شعور کی افزائش کی ہے۔ بزرگ شاعر متین امروہوی نے اس موقع پر پروفیسر کوثر مظہری کی خدمت میں تہنیتی قطعہ بھی پیش کیا۔ تقریب کی نظامت کے فرائض مشہور شاعر اور ناظم معین شاداب نے انجام دیے۔ پروگرام کا اختتام غالب اکیڈمی کے سکریٹری ڈاکٹر عقیل احمد کے اظہار تشکر پر ہوا۔ اس موقع پر صاحب کتاب ڈاکٹر مشتاق صدف نے کتاب کے مشمولات کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر کوثر مظہری نے اپنے اعزاز میں منعقد کی گئی اس تقریب پر اپنے جذبات تشکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ میری زندگی کا ایک جذباتی، یادگار اور ناقابل فراموش لمحہ ہے۔ اس کتاب میں پروفیسر عتیق اللہ، پروفیسر قاضی عبیدالرحمن ہاشمی، پروفیسر ممتاز احمد خاں، پروفیسر قدوس جاوید، پروفیسر انیس الرحمن، پروفیسر شافع قدوائی، پروفیسر علی احمد فاطمی، پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین، پروفیسر خالد جاوید، پروفیسر شہزاد انجم، مرحوم پروفیسر مولا بخش سمیت درجنوں نئے پرانے ادیبوں کے مفصل مضامین شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مشاہیر کے افکار و آرا میں پروفیسر گوپی چند نارنگ، پروفیسر شکیل الرحمن، پروفیسر حامدی کاشمیری، پروفیسر قمر رئیس، پروفیسر شمیم حنفی، کمال احمد صدیقی، فرحت احساس، پروفیسر شہپر رسول، پروفیسر عین تابش اور حقانی القاسمی کے تاثرات بھی موجود ہیں۔ غالب اکیڈمی کی اس تقریب اجرا میں جامعہ ملیہ اسلامیہ، جے این یو اور ڈی یو سمیت دہلی کے معزز ادیب، شعرا اور اسکالرز موجود تھے، جن میں ثروت عثمانی، مظہر محمود، سیارہ خاتون، نگار عظیم، تسنیم کوثر، شاداں تخیل، انوار الحق تبسم، اے نصیب خان، حقانی القاسمی، سہیل انجم، شعیب رضا فاطمی، توحید خاں، سرور الہدیٰ، خالد مبشر، سید تنویر حسین، مشیر احمد، امتیاز وحید، ابوظہیر ربانی، عادل حیات، شاداب تبسم، علاؤ الدین خاں، جاوید حسن، محمد آدم، محمد اکرام، نوشاد منظر محمد مرتضیٰ، محمد انظار، قرۃ العین، زاہد ندیم احسن، سلمان فیصل، ثاقب عمران، تبسم حیات، صبا نگار، عامر حسین، عبدالباری، اکرم ظفیر، خان محمد رضوان، حامد علی اختر، سمیہ محمدی، عظمت النساء، غلام علی اخضر، وسیمہ اختر، سفیر صدیقی وغیرہ شامل ہیں۔

حیدرآباد: سراج المجذ وبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے 382 ویں عرس مبارک کے موقع پر پیر 18/ نومبر کو بعد نماز عصر انتظامی کمیٹی درگاہ شریف کے زیر نگرانی تاریخی مکہ مسجد سے جلوس صندل برآمد ہوا محبین اولیاء کی کثیر تعداد جلوس صندل میں شریک تھی۔

عرس حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہؒ کی اختتامی تقریب
جلوس غلاف مبارک، حلقۂ ذکر، محفل سماع

حیدرآباد: 19/ دسمبر: محمد مظہر الدین صدیقی شریک معتمد کی اطلاع کے بموجب سراج المجذ وبین، صوفیٔ باصفا، قطب وقت حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہؒ کے ۳۸۲ ویں عرس مبارک کی اختتامی تقریب آج بروز چہارشنبہ ۱۷/ جمادی الاول م ۲۰/ نومبر منعقد ہوگی۔ ۳ تا ۴ بجے شام زنانی میلاد خوانی بعد نماز مغرب نوجوانان محلہ کی جانب سے جلوس غلاف مبارک بہ سرپرستی حضرت مولانا سید شاہ عظمت اللہ حسینی سجادہ نشین حضرت سید خواجہ زین الدین حسینی سمرقندیؒ، درگاہ حضرت زہرہ بی صاحبہ سے نکالا جائے گا۔ بعد نماز عشاء محفل نعت سما نشید گروپ نعت و منقبت کے نذرانے پیش کریں گے۔ ۹ بجے شب زیر نگرانی مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین انتظامی کمیٹی، حلقہ ذکر جہری منعقد ہوگا۔ ۱۰ ساعت شب برمزار حضرت ممدوحؒ غلاف مبارک پیش کیا جائے گا۔ ۳۰۔۱۰ ساعت شب زیر نگرانی عالیجناب مولانا سید احمد پاشاہ قادری زرین کلاہ سابق رکن اسمبلی و معتمد عمومی کل ہند مجلس اتحاد المسلمین محفل سماع کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ عالیجناب مولانا غلام شیخین احمد حسنی الحسینی قادری الشطاری کامل پاشاہ جانشین حضرت کاملؒ، حضرت مولانا عرفان اللہ شاہ نوری بانی و صدر مرکزی انجمن شیخ الاسلام، حضرت سید شاہ ندیم اللہ حسینی سجادہ نشین و متولی درگاہ حضرت شاہ راجو قتال حسینیؒ اور عالیجناب مولانا صوفی سید عثمان محی الدین ابوالعلائی سجادہ نشین حضرت پیر جیؒ مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔ بعد نماز فجر سلام اور دعا پر عرس تقاریب کا اختتام عمل میں آئے گا۔ کنویئرس جناب ڈاکٹر محمد یسین اور جناب خواجہ معین خاں اراکین کمیٹی نے محبان اولیاء سے کثیر تعداد میں شرکت کی گذارش کی ہے۔

کنتارا: چیپٹر 1 21 اکتوبر 2025 کو ریلیز ہوگا، ہومبلے فلمز نے بڑا اعلان کر دیا!

ممبئی: 19 نومبر: کنتارا: چیپٹر 1، حالیہ دنوں کی کنڑ فلموں میں سے ایک جس کا بہت انتظار کیا گیا ہے، 2 اکتوبر 2025 کو دسہرہ کے موقع پر ریلیز ہوگا۔ ہومبلے فلمز کی پان انڈیا فلم کنتارا کی کامیابی کے بعد اب میکرس ایک بار پھر اس فلم کے ساتھ دنیا بھر کے ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی تیاری کرر ہے ہیں۔ Hombale فلمز، جو اپنی بڑی اور حقیقت پسندانہ فلموں کے لیے مشہور ہے، نے ایک بصری شاہکار تخلیق کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ پروڈکشن ٹیم نے بہادری، ثقافت اور اسرار کے دور پر قبضہ کرتے ہوئے کنداپور میں تاریخی کدمب بادشاہی کو دوبارہ بنایا ہے۔ اس سیٹ میں اصلی نظر آنے والی عمارتوں کے ساتھ اردگرد کا ماحول بنایا گیا ہے جو سامعین کو پرانے وقتوں میں لے جائے گا۔ اس بڑے پروجیکٹ کے اداکار و ہدایت کار رشبھ شیٹی نے اپنے کردار کی تیاری کے لیے بہت محنت کی ہے۔ اپنے کردار کو اچھی طرح سے نبھانے کے لیے، اس نے کیرالہ کے قدیم ترین مارشل آرٹس میں سے ایک، کلاریپائیتو میں تربیت لی ہے۔ اس فن کو سیکھنے کے لیے اس کی محنت نے اس کی کارکردگی کو مزید مستند اور متاثر کن بنا دیا ہے، اس کے کردار کو روایت اور طاقت کی علامت بنا دیا ہے۔ کنتارا: پہلا باب کونکن کی لوک داستانوں کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے لایا۔ فلم کی طاقتور کہانی، شاندار انداز اور دل کو چھو لینے والی پرفارمنس نے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ملک بھی شائقین کو متاثر کیا۔ اس کی مقامی روایات اور طاقتور کہانی کی درست تصویر کشی نے اسے عالمی شائقین کی مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب بنا دیا۔ میکرز نے کنتارا: چیپٹر 1 کی ریلیز کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے، جس سے شائقین میں جوش وخروش بڑھے گا۔ ہومبل کے وژن، رشبھ شیٹی کی محنت اور پہلے باب کی کامیابی کے ساتھ، یہ فلم سنیما میں ایک اور بڑی کامیابی ثابت ہونے والی ہے۔

مہاراشٹر اسمبلی الیکشن-2024

ضلع ناندیڑ: 9/اسمبلی حلقوں میں الیکشن لڑنے والے اُمیدواروں کی تعداد

اسمبلی حلقہ کا نام	دُرست نامزد اُمیدواروں کی تعداد	دستبردار ہونے والے اُمیدواروں کی تعداد	الیکشن لڑنے والے اُمیدواروں کی تعداد	ضروری BU کی تعداد (مشین)
83- کنوٹ	29	12	17	02
84- حدگاؤں	63	39	24	02
85- بھوکر	140	115	25	02
86- ناندیڑ شمال	72	39	33	03
87- ناندیڑ جنوب	51	31	20	02
88- لوہا	33	19	14	01
89- نائیگاؤں	26	16	10	01
90- دیگلور	27	16	11	01
91- مکھیڑ	17	06	11	01
جملہ	458	293	165	15

16- ناندیڑ لوک سبھا ضمنی چناؤ 2024ء

(اُمیدواروں کی تعداد)

لوک سبھا ضمنی چناؤ	دُرست نامزد اُمیدواروں کی تعداد	دستبردار ہونے والے اُمیدواروں کی تعداد	الیکشن لڑنے والے اُمیدواروں کی تعداد	ضروری BU کی تعداد (مشین)
16- ناندیڑ	39	20	19	02

آج ووٹنگ! 19 لوک سبھا اور 165 اسمبلی امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ ہوگا

پولنگ اشیاء کے ساتھ پولنگ پارٹیاں پولنگ اسٹیشنز کی جانب روانہ

قومی فرض کی انجام دہی کے لیے افسران اور عملے کی بھرپور تیاری ووٹرز سے ووٹنگ کے لیے باہر نکلنے کے بعد ضلع کلکٹر کی اپیل

ناندیڑ: 19/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخاب اور اسمبلی عام انتخابات کے لیے 20 نومبر کو ووٹنگ ہوگی۔ انتخابی عمل کو کامیابی سے مکمل کرنے کے لیے کل 886,15 ملازمین کی تقرری کی گئی ہے۔ انتظامیہ نے انتخابات کی تیاری مکمل کر لی ہے اور زیادہ سے زیادہ ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے ووٹرز سے باہر نکل کر ووٹ ڈالنے کی اپیل ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن آفیسر ابھجیت راوت نے کی ہے۔ آج گورنمنٹ پولی ٹیکنک کالج میں ناندیڑ شمال اور جنوبی حلقوں کے لیے پولنگ اشیاء افسران اور ملازمین کو فراہم کی گئیں، جو دوپہر تک پولنگ اسٹیشنز کی جانب روانہ ہو گئے۔ صبح کے وقت، زونل افسران اور ووٹنگ کے لیے مقرر عملے کی جانب سے پولنگ کا سامان حاصل کرنے کی سرگرمی جاری رہی۔ عملہ اپنے احکامات، پولنگ اسٹیشنز کی معلومات اور ساتھیوں کے بارے میں جاننے کے لیے متحرک نظر آیا۔ افسران اور عملے کے چہروں پر قومی فریضے کی انجام دہی کے لیے ایک منفرد جوش دکھائی دیا۔ پولنگ پارٹیاں شام 5 بجے کے بعد مرحلہ وار پولنگ اسٹیشنز کی جانب روانہ ہوئیں اور رات دیر تک اپنی منزل پر پہنچیں۔ ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخاب اور اسمبلی انتخابات کے لیے کل 088,3 پولنگ اسٹیشنز قائم کیے گئے ہیں۔ ان انتخابات کے لیے 000,15 سے زائد تربیت یافتہ عملہ اور تقریباً 000,8 سیکیورٹی اور پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ ناندیڑ میں 75% ووٹنگ کا ہدف مقرر کیا گیا ہے، جس کے لیے ووٹرز کو بڑی تعداد میں ووٹنگ کے لیے باہر نکلنے کی اپیل کی گئی ہے۔

شناختی کارڈ کے بغیر 12 دیگر شناختی دستاویزات بھی قابل قبول: ضلع کلکٹر

الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ووٹر آئی ڈی کارڈ کے علاوہ 12 دیگر شناختی دستاویزات کو بھی ووٹنگ کے لیے قبول کیا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی ایک دستاویز دکھانے پر ووٹرز کو ووٹ ڈالنے کی اجازت دی جائے گی، یہ بات ضلع الیکشن آفیسر ابھجیت راوت نے بتائی۔ ان دستاویزات میں شامل ہیں: آدھار کارڈ، منریگا کے تحت جاری کردہ روزگار کارڈ، تصویر والے بینک یا پوسٹ آفس کے پاس بُک، وزارت محنت کی جانب سے جاری کردہ ہیلتھ انشورنس اسمارٹ کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، پین کارڈ، نیشنل پاپولیشن رجسٹر کے تحت جاری کردہ اسمارٹ کارڈ، بھارتی پاسپورٹ، پنشن دستاویزات، سرکاری یا پبلک سیکٹر کی کمپنیوں کی جانب سے جاری کردہ شناختی کارڈ، پارلیمنٹ، اسمبلی، یا کونسل کے اراکین کو جاری کردہ کارڈ، معذور افراد کے لیے وزارت انصاف و سماجی بہبود کی جانب سے جاری کردہ خصوصی شناختی کارڈ۔ بیرونِ ملک مقیم بھارتیوں کے لیے ان کا اصل پاسپورٹ ضروری ہوگا۔ ووٹرز سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ پولنگ اسٹیشن پر جاتے وقت ان میں سے کوئی بھی قابل قبول دستاویز اپنے ساتھ ضرور لے کر جائیں۔

پربھنی ضلع میں ووٹنگ کے لیے پولنگ اسٹیشنز تیار

ہر ووٹر اپنا حق رائے دہی ضرور استعمال کریں: ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے

پربھنی: 19/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) اسمبلی عام انتخابات کے سلسلے میں جنتور، پربھنی، گنگا کھیڑ اور پاتھری اسمبلی حلقوں میں بدھ (20 نومبر) کو ووٹنگ ہوگی۔ انتظامیہ نے ووٹنگ کے لیے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ پولنگ اسٹیشنز پر ووٹرز کے لیے ضروری سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ ووٹنگ کا وقت صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک مقرر کیا گیا ہے۔ ہر ووٹر سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنا حق رائے دہی ضرور استعمال کریں، یہ بات ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن آفیسر رگھوناتھ گاوڑے نے کہی۔ انتخابات کے پیش نظر ضلع بھر میں سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں تا کہ ووٹر بلا خوف وخطر اپنا ووٹ ڈال سکیں۔ یہ اپیل ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ رویندر سنگھ پردیشی نے کی ہے۔ انتخابات کے حوالے سے ضلع کلکٹر کے دفتر میں آج ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے، ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر انورادھا ڈھالکری، ڈپٹی الیکشن آفیسر جناردھن وِدھاتے اور دیگر افسران موجود تھے۔ ضلع کے چاروں اسمبلی حلقوں میں 20 نومبر کو ووٹنگ ہوگی، اور اس کے لیے الیکشن انتظامیہ پوری طرح تیار ہے۔ حساس پولنگ اسٹیشنز پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، جن میں جنتور حلقے میں 2، پربھنی میں 2، گنگا کھیڑ میں 1، اور پاتھری میں 1 حساس پولنگ اسٹیشن شامل ہیں۔ ان مقامات پر اضافی پولیس فورس تعینات کی گئی ہے، اور کل 931 پولنگ اسٹیشنز کی ویب کاسٹنگ کی جائے گی۔ ضلع میں ووٹروں کی تعداد 15 لاکھ 53 ہزار 369 ہے، جن میں مرد، خواتین، اور تیسری صنف شامل ہیں۔ چاروں حلقوں میں کل 623,1 پولنگ اسٹیشنز بنائے گئے ہیں۔ ہر حلقے میں خواتین، معذور، اور نوجوان ووٹرز کے لیے خصوصی پولنگ اسٹیشنز قائم کیے گئے ہیں۔ پولنگ کے دن امن اور محفوظ ماحول کو یقینی بنانے کے لیے کل 568,12 افسران اور عملے کے علاوہ پولیس افسران، ہوم گارڈز، اور مرکزی اور ریاستی فورسز تعینات ہوں گی۔ حساس علاقوں میں اضافی پولیس تعینات کی گئی ہے تا کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔

ہر حلقے میں خواتین، معذوروں اور نوجوانوں کے بوتھ ووٹرز کے استقبال کیلئے تیار

ناندیڑ: 19/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) لوک سبھا کے ضمنی انتخاب اور اسمبلی کے عام انتخابات کے لیے 20 نومبر کو ووٹنگ ہوگی۔ ووٹرز کو ووٹ ڈالنے کی ترغیب دینے اور ضلع میں زیادہ سے زیادہ ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے ضلع انتظامیہ کی جانب سے نئے نئے اقدامات کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ناندیڑ ضلع میں کچھ پولنگ بوتھ مکمل طور پر خواتین (پنک سینٹر)، معذور افراد (پی ڈبلیو ڈی سینٹر)، اور نوجوانوں (ینگ سینٹر) کے ذریعے چلائے جا رہے ہیں۔ ضلع انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ بڑی تعداد میں ووٹنگ کے عمل میں حصہ لیں۔ ناندیڑ ضلع کے کنوٹ اسمبلی حلقہ میں ضلع پریشد سنٹرل پرائمری اسکول، ماہور، حدگاؤں حلقہ میں وویکانند ہائی اسکول، بھوکر میں ضلع پریشد گرلز اسکول، بارڈ، ناندیڑ شمال میں آکسفورڈ انٹرنیشنل اسکول، واڑی بزرگ، ناندیڑ جنوب میں گجراتی ہائی اسکول، وزیر آباد، لوہا حلقہ میں ضلع پریشد ہائی اسکول 141، نائیگاؤں حلقہ میں کرشی اُتپن بازار سمیتی نائیگاؤں، دیگلور میں ضلع پریشد اسکول بھٹکلی، مکھیڑ حلقہ میں گرودیو ودیا مندر میں پنک سینٹرز یعنی مکمل خواتین کے ذریعے چلائے جانے والے مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ کنوٹ حلقے میں سدھارتھ نگر پروفیسرز کالونی گوکندا، حدگاؤں میں ضلع پریشد ہائی اسکول، حصہ نمبر 85، بھوکر پنچایت سمیتی میں دفتر پنچایت سمیتی، شمالی ناندیڑ میں پوتدار انٹرنیشنل اسکول، واڑی بزرگ، جنوبی ناندیڑ میں گجراتی ہائی اسکول وزیر آباد، حصہ نمبر 63، لوہا حلقہ میں ضلع پریشد ہائی اسکول 136، نائیگاؤں حلقہ میں ضلع پریشد اسکول، نرسی، دیگلور حلقہ میں ضلع پریشد ہائی اسکول، لوہگاؤں، مکھیڑ حلقہ میں ضلع پریشد ہائی اسکول، ساورگاؤں میں معذور افراد کے ذریعے چلائے جانے والے مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ کنوٹ میں آنگن واڑی سینٹر واگھدری، حدگاؤں میں ضلع پریشد اسکول کوٹھا، بھوکر میں مولانا ابوالکلام آزاد ہائی اسکول، مدکھیڑ، شمالی ناندیڑ میں ناندیڑ فارمیسی شام نگر، جنوبی ناندیڑ میں گجراتی ہائی اسکول وزیر آباد، لوہا میں ضلع پریشد ہائی اسکول لوہا، نائیگاؤں میں ضلع پریشد اسکول کرشنور، دیگلور میں ضلع پریشد اسکول جاب بزرگ میں ینگ بوتھ قائم کیے گئے ہیں، جن کے تمام عملے کی عمر 40 سال سے کم ہے۔ اس کے علاوہ 539 پردہ نشین بوتھ اور 5 حساس بوتھ بنائے گئے ہیں۔ ضلع میں اس سال 679,1 فوجیوں کے لیے پوسٹل ووٹنگ کا انتظام کیا گیا ہے۔ 3088 پولنگ مراکز میں سے 2517 عام مراکز ہیں جبکہ دیگر مراکز خصوصی نوعیت کے ہیں۔

الیکشن انسپکٹرز کی انتخابی حلقوں میں موجودگی

آج متعدد پولنگ مراکز کا دورہ کریں گے

ناندیڑ: 19/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخاب اور اسمبلی حلقوں کے لیے جنرل، اخراجات، پولیس الیکشن انسپکٹرز کی تعیناتی کی ہے۔ یہ تمام انسپکٹرز 20 نومبر کو پولنگ کے دن لوک سبھا اور اسمبلی حلقوں کے مختلف مقامات کا دورہ کریں گے۔ وہ پولنگ مراکز کی سہولیات اور ووٹنگ کے عمل کا جائزہ بھی لیں گے۔ ووٹرز سے کہا گیا ہے کہ اگر ان کے اسمبلی حلقے سے متعلق کوئی معلومات یا شکایت ہو تو وہ ان کے جاری کردہ رابطہ نمبروں پر رابطہ کریں۔ جنرل الیکشن انسپکٹر شیلندر کمار کو 83- کنوٹ اور 84- حدگاؤں اسمبلی حلقوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ ان کا رابطہ نمبر 7499127265 ہے۔ 85- بھوکر اور 86- ناندیڑ شمال کے لیے بی بالا مایا دیوی کا رابطہ نمبر 8483990380 ہے، جبکہ 87- ناندیڑ جنوبی اور 88- لوہا حلقوں کے لیے محترمہ پلوی آکرتی کا رابطہ نمبر 8237960955 ہے۔ 89- نائیگاؤں، 90- دیگلور، اور 91- مکھیڑ کے لیے رن وجئے یادو کا رابطہ نمبر 7385842084 ہے۔ اسمبلی اور لوک سبھا انتخابات کے لیے بھارتی پولیس سروس کے سینئر آفیسر کالورام راوت ناندیڑ میں تعینات ہیں۔ ان کا مقامی رابطہ نمبر 8180830699 ہے۔ انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے سینئر آفیسر مَینک پانڈے (آئی آر ایس) کو کنوٹ، حدگاؤں، بھوکر، ناندیڑ شمالی اور ناندیڑ جنوبی حلقوں کے اخراجات انسپکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ ان کا رابطہ نمبر 8483845220 ہے۔ لوک سبھا ضمنی انتخاب کے لیے اخراجات انسپکٹر کے طور پر مرنال کمار داس (آئی آر ایس) کا رابطہ نمبر 8626095922 ہے۔ اے گووندراج (آئی آر ایس) کو نائیگاؤں، دیگلور، مکھیڑ، اور لوہا حلقوں کے اخراجات کے معائنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ ان کا مقامی رابطہ نمبر 7249048040 ہے۔ یہ تمام انسپکٹرز کل اپنے متعلقہ انتخابی حلقوں کے مختلف مقامات کا دورہ کریں گے۔

الیکشن کمیشن سے بی جے پی اور ونود تاوڑے کے خلاف فوری اور سخت کارروائی کی بالا صاحب تھورات کی اپیل

ممبئی: ریاست میں اسمبلی انتخابات کے آغاز سے ہی حکمراں جماعتوں کی جانب سے طاقت اور پیسے کا غلط استعمال جاری ہے۔ انتخابات میں ضابطہ اخلاق کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور عوامی نمائندوں کے خلاف کارروائی کی بجائے صرف اپوزیشن جماعتوں پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ اس درمیان بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری اور سابق وزیر ونود تاوڑے کو وسائی ویرار میں ووٹروں میں پیسے تقسیم کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ بدعنوانی کے ذریعے کمائی گئی رقم سے ووٹ خریدنے کی کوشش کرنے والی بی جے پی کی کارروائی جمہوریت کے لیے ایک بڑا دھچکہ ہے۔ کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر بالا صاحب تھورات نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بی جے پی اور ونود تاوڑے کے خلاف فوری اور سخت کارروائی کرے تا کہ ریاست میں انتخابی عمل کو شفاف اور منصفانہ بنایا جا سکے۔ تھورات نے کہا کہ ہر روز ریاست میں حکومتی جماعت کی جانب سے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی خبریں آ رہی ہیں، جس سے انتخابات کے آزاد اور منصفانہ انعقاد پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ بالا صاحب تھورات نے کہا کہ قانون کے مطابق انتخابی مہم کے بعد کسی بھی حلقے میں باہر سے آنے والے لیڈروں کو وہاں رہنے کی اجازت نہیں ہوتی، مگر ونود تاوڑے وسئی ویرار میں کیا کر رہے تھے؟ انہوں نے سوال اٹھایا کہ پولیس اور الیکشن کمیشن کے افسران موقع پر موجود تھے، پھر بھی انہوں نے کیوں کارروائی نہیں کی؟ تھورات نے مزید کہا کہ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے قبل پونے کے علاقے میں حکومتی جماعت کی گاڑی میں 5 کروڑ روپے کی رقم برآمد ہوئی تھی

لوک سبھا کے لیے 19 لاکھ جبکہ اسمبلی کے لیے 27 لاکھ سے زائد ووٹرز

6 اسمبلی حلقوں میں ایک بار سیاہی سے دوبار ووٹ ڈالنے کا موقع

ناندیڑ: 19/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں 25 سال بعد پہلی بار لوک سبھا ضمنی انتخاب اور اسمبلی انتخابات ایک ساتھ ہو رہے ہیں۔ اس لیے 9 اسمبلی حلقوں کے لیے 27 لاکھ سے زائد ووٹرز ووٹ ڈالیں گے، جبکہ لوک سبھا کے لیے 6 حلقوں میں 19 لاکھ سے زائد ووٹرز اپنا حقِ رائے دہی استعمال کریں گے۔ 6 اسمبلی حلقوں کے ووٹرز ایک ہی بار انگلی پر انمٹ سیاہی لگا کر دوبار ووٹ ڈال سکیں گے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ووٹ ڈالنے کی اپیل ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن آفیسر ابھجیت راوت نے کی ہے۔ لوک سبھا کے لیے 9 لاکھ 78 ہزار 234 مرد، 9 لاکھ 30 ہزار 158 خواتین، اور 154 تیسری صنف سمیت کل 19 لاکھ 8 ہزار 546 ووٹرز 082,2 پولنگ اسٹیشنز پر ووٹ ڈالیں گے۔ اسمبلی انتخابات کے لیے 14 لاکھ 30 ہزار 365 مرد، 13 لاکھ 57 ہزار 410 خواتین، اور 172 تیسری صنف سمیت کل 27 لاکھ 87 ہزار 947 ووٹرز 9 اسمبلی حلقوں میں ووٹ ڈالیں گے۔ لوک سبھا کے 6 حلقوں میں 082,2 پولنگ اسٹیشنز پر مجموعی طور پر 997,4 بیلٹ یونٹ، 496,2 کنٹرول یونٹ، اور 704,2 وی وی پی اے ٹی مشینز کا انتظام کیا گیا ہے۔ 9 اسمبلی حلقوں کے لیے 088,3 پولنگ اسٹیشنز قائم کیے گئے ہیں، جن میں کنوٹ، بھوکر، ناندیڑ شمال، ناندیڑ جنوب، لوہا، نائیگاؤں، دیگلور، اور مکھیڑ شامل ہیں۔ ان حلقوں میں مجموعی طور پر 310,6 بیلٹ یونٹ، 857,3 کنٹرول یونٹ، اور 166,4 وی وی پی اے ٹی فراہم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 18 سے 19 سال کی عمر کے 74 ہزار نئے ووٹرز پہلی بار اپنا حق رائے دہی استعمال کریں گے۔ ان میں 44 ہزار 290 مرد، 30 ہزار 396 خواتین، اور 6 تیسری صنف کے شامل ہیں۔ 20 سے 29 سال کی عمر کے 6 لاکھ 32 ہزار 964 ووٹرز، 30 سے 39 سال کی عمر کے 6 لاکھ 61 ہزار 786 ووٹرز، 40 سے 49 سال کی عمر کے 6 لاکھ 18 ہزار 119 ووٹرز، اور 50 سے 59 سال کی عمر کے 3 لاکھ 82 ہزار 32 ووٹرز شامل ہیں۔ 60 سال یا اس سے زیادہ عمر کے 2 لاکھ 31 ہزار 75 ووٹرز بھی ووٹ ڈالیں گے، جن میں 110 سال یا اس سے زیادہ عمر کے 5 بزرگ ووٹر بھی شامل ہیں۔ ووٹنگ کے دوران اعداد و شمار جاننے کے لیے ووٹر ٹرن آؤٹ ایپ استعمال کیا جا سکتا ہے، جہاں وقفے وقفے سے معلومات اپ لوڈ کی جائیں گی۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے پولنگ ٹیموں کی نگرانی کے لیے کمپیوٹرائزڈ سسٹم ''چکریکا'' متعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، ووٹرز کے لیے ایک لنک فراہم کی گئی ہے https://deonanded.in/ps.php، اس لنک پر وہ اپنا پولنگ اسٹیشن تلاش کر سکتے ہیں۔

ووٹنگ کے لیے سامان کے ساتھ عملہ روانہ

20 نومبر کو صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک ووٹ ڈالے جا سکیں گے

پربھنی: 19/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) اسمبلی عام انتخابات کے لیے بدھ، 20 نومبر 2024 کو ووٹنگ ہوگی۔ ووٹنگ کے عمل کو کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے لیے انتظامیہ پوری طرح تیار ہے۔ ضلع کے پربھنی، گنگا کھیڑ، جنتور اور پاتھری ودھان سبھا حلقوں کے پولنگ اسٹیشنز پر ووٹنگ کا سامان لے جانے کے لیے عملہ آج جوش و خروش کے ماحول میں روانہ ہو گیا۔ پربھنی میں موجود ایگریکلچرل انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کالج میں رکھا گیا ووٹنگ کا سامان پربھنی ودھان سبھا حلقے کے پولنگ اسٹیشنز پر لے جانے کے لیے عملہ صبح ہی پہنچ گیا تھا۔ اس موقع پر الیکشن انسپکٹر محترمہ کے۔ ہریتا، ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے، پولیس سپرنٹنڈنٹ رویندر سنگھ پردیشی، ایڈیشنل ضلع کلکٹر ڈاکٹر پرتاپ کالے، ریذیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر انورادھا ڈھالکری، ڈپٹی ضلع الیکشن آفیسر جناردھن ودھاتے، اور پربھنی ودھان سبھا حلقے کے الیکشن ریٹرننگ آفیسر دتو شیوالے موجود تھے۔

ونود تاوڑے کو فوری گرفتار کیا جائے: رمیش چنیتھلا

ممبئی: کانگریس کے ریاستی انچارج رمیش چنیتھلا نے کہا کہ بی جے پی اور اس کے اتحادی شکست کے خوف سے اپنی طاقت و دولت کا غلط استعمال کر رہے ہیں، اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ونود تاوڑے کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ چنیتھلا کے مطابق تاوڑے کو وسئی ویرار میں ووٹروں کو پیسے بانٹتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہے اور ان پر 5 کروڑ روپے تقسیم کرنے کا الزام ہے۔ چنیتھلا نے مزید کہا کہ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے پیسے اور طاقت کا غلط استعمال بے حد بڑھ گیا ہے۔ منگل کے روز ونود تاوڑے کو وسئی ویرار میں انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ووٹروں کو پیسے تقسیم کرتے ہوئے پولیس اور الیکشن کمیشن کے اہلکاروں نے رنگے ہاتھوں پکڑا۔ موقع سے 10 لاکھ روپے کی نقدی برآمد کی گئی لیکن ابھی تک تاوڑے کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ چنیتھلا نے کہا کہ قوانین کے مطابق انتخابی مہم کے دوران حلقے سے باہر کا کوئی شخص وہاں موجود نہیں رہ سکتا، مگر تاوڑے نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ وہ کارکنوں سے ملاقات کے لیے وسئی ویرار گئے تھے، جو کہ ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اطلاعات کے مطابق تاوڑے نے 5 کروڑ روپے تقسیم کیے، لہٰذا انہیں فوراً گرفتار کیا جائے۔ چنیتھلا نے یہ بھی کہا کہ نہ صرف وسئی ویرار بلکہ پورے مہاراشٹر میں بی جے پی اور مہایوتی ووٹ خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ وہ ریاست بھر میں پیسوں کی تقسیم کے خلاف سخت کارروائی کرے اور رقم تقسیم کرنے والوں کو گرفتار کرے تا کہ انتخابات صاف اور منصفانہ ہو سکیں۔

الیکشن کمیشن کو ویرار میں پیسے بانٹنے والے ونود تاوڑے اور بی جے پی کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے: نانا پٹولے

ممبئی: مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات کے دوران بی جے پی کی جانب سے سرکاری مشینری اور پولیس فورس کے غلط استعمال کی اطلاعات سامنے آ رہی ہیں۔ حالیہ انکشافات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ حکمران جماعت اپنی شکست کے خوف سے بدعنوانی کی کمائی سے عوام کے ووٹ خریدنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے اس معاملے پر الیکشن کمیشن سے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری اور سابق وزیر تعلیم ونود تاوڑے کو ویرار کے ایک ہوٹل میں 5 کروڑ روپے کی رقم بانٹتے ہوئے پکڑے جانے کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ نانا پٹولے نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ 19 نومبر کو ویرار کے ہوٹل ویوانتا میں یہ رقم تقسیم کی جا رہی تھی، جس کی خبر کئی نیوز چینلز پر نشر کی گئی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔